

رسولِ پاک

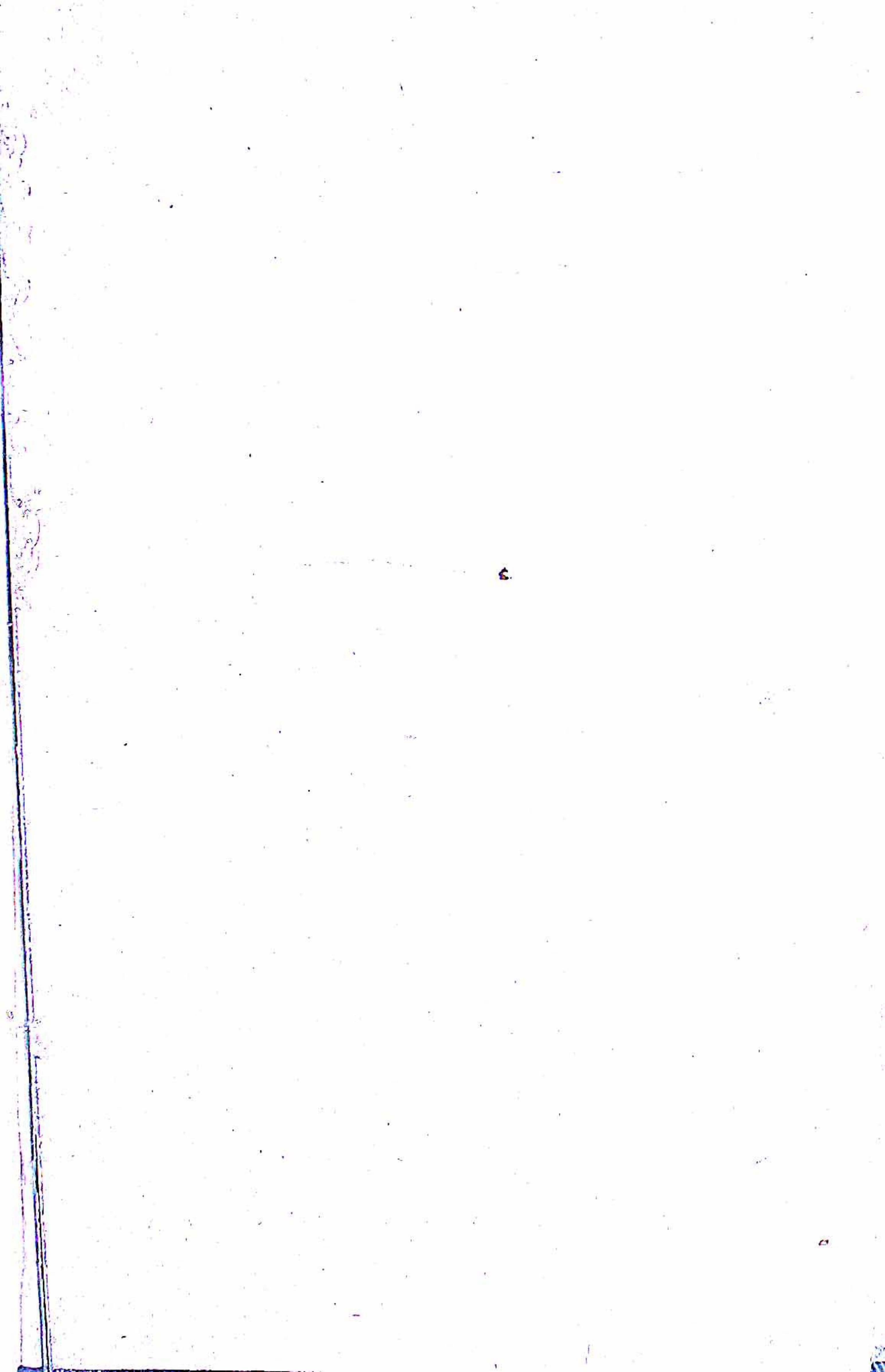
کون تھے؟



قاران لمیٹڈ کراچی

JAMAL







سولہ ایک

کون تھے؟

کیسے تھے؟

اور آپ نے

کیا سکھایا؟

از

عبدالواحد شاہ

ناران لمبے کراچی



۲



۲۹۷۶۹۹۲۱

م ۲۸ عبدل

۸۶۱۳

دسمبر ۱۹۴۸

پانچویں بار

اپریل ۱۹۴۹

چھٹی بار

جولائی ۱۹۵۲

آٹھویں بار

کتاب شہداء و شہداء ہلومی بھارتیہ سال

قیمت:-



# اس کتاب میں کون کون سی باتیں

نمبر شمار	عنوان
	رسولِ پاک کون تھے؟
۱	رسولِ پاک کا وطن
۲	رسولِ پاک سے پہلے دنیا کی حالت
۳	دنیا کے اور ملکوں کی حالت
۴	رسولِ پاک کی ولادت
۵	رسولِ پاک مکہ میں
۶	مکہ والے رسولِ پاک کے خلاف ہو گئے۔
۷	اسلام کی خاطر مسلمانوں نے گھریاں چھوڑا



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۹	رسولِ پاک کے ساتھ سخت دشمنی	۸
۳۱	رسولِ پاک کو دنیا کا لالچ دیا گیا	۹
۳۲	رسولِ پاک مدینہ میں	۱۰
۳۳	اسلام کی ترقی	۱۱
۳۴	رسولِ پاک اپنا کام پورا کر چکے	۱۲
۳۵	اپنے مولا سے چلے	۱۳
۳۶	رسولِ پاک کیسے تھے؟	۱۴
۳۷	آپ کی سادگی	۱۵
۳۸	گھر والوں اور رشتہ داروں سے محبت	۱۶
۳۹	آپ کا ہمیشہ ٹھکانہ رہنا	۱۷
۴۰	وقار اور شجاعت	۱۸
۴۱	بہادری اور شجاعت	۱۹



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۷۱	ثابت قدمی	۶
۷۸	نرمی اور پروپاری	۷
۸۸	سخاوت	۸
۹۵	انصاف	۹
۱۰۲	انکسار	۱۰
۱۰۸	رحم و کرم	۱۱
۱۱۴	سچائی	۱۲
۱۱۸	رسول پاک کی محبت اور ہم مسلمان	۱۳



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
	رسول پاک ﷺ نے کیا سکھا پایا؟	۱-۱
۱۲۶	توحید اور رسالت	۱
۱۲۷	نماز	۲
۱۲۸	روزہ	۳
۱۲۹	زکوٰۃ	۴
۱۳۰	حج	۵



سُوئی پاپ

کون تھے



مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ۱۔ رسول پاک کا وطن

جس طرف ہم تم موٹھ کر کے نماز پڑھتے  
 ہیں۔ اُسے مغرب کہتے ہیں۔ ہمارے ملک  
 پاکستان سے دور مغرب کی طرف ایک  
 مشہور ملک ہے اُس کا نام عرب ہے۔  
 اس ملک کو دیکھو تو بس خدا کی  
 قدرت نظر آتی ہے۔ جدھر دیکھو ریت  
 کے اونچے اونچے ٹیلے۔ گرمیوں میں  
 یہاں سخت گرمی پڑتی ہے جیسے آگ



برس رہی ہو روز کی کالی آندھیاں بھی  
چلتی ہیں

عرب میں پانی کی بہت کمی ہے۔  
دریا اور ندی نالے بھی بہت کم ہیں  
اسی لئے اسے بے کھیتی کا ملک  
کہتے ہیں۔ جہاں کہیں کوئی قدرتی  
چشمہ ہوتا ہے بس وہاں تھوڑے سے  
کھجوروں کے چھنڈ اور کچھ گھر نظر  
آتے ہیں۔ نہیں تو جدھر دیکھو بس  
ریت ہی ریت۔ یہاں کے بسنے والے  
بہت سے خاندانوں اور قبیلوں میں  
بڑے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے بہادر  
اور ہمت والے ہوتے ہیں۔ ان کی



دولت بس اونٹ ہیں یا بھیر بکریاں  
 یہ ان کا دودھ پیتے، گوشت کھاتے  
 اور ان کے بالوں سے کپڑے اور  
 رہنے کے لیے نیچے بناتے ہیں  
 گھوڑا ان کا سب سے زیادہ وقار  
 ساتھی ہے۔ مکہ۔ مدینہ۔ ریاض۔  
 مسقط۔ عدن۔ عرب میں بڑے بڑے  
 شہر ہیں۔

—————



۲۔ رسول پاک ﷺ سے پہلے

عرب کی حالت

اب سے سینکڑوں برس پہلے کی  
 بات ہے۔ عرب کے بسنے والے بڑے  
 بے رحم اور جاہل تھے۔ آدمی کی  
 جان لینا ان کے آگے کوئی بات ہی  
 نہ تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے  
 تھے ان کی لڑائیاں تو چپاس چپاس  
 برس تک ختم نہ ہوتی تھیں گھر کے گھر  
 اُجڑ جاتے تھے۔



دل کے ایسے سخت کہ اپنی ننھی ننھی  
 معصوم بچیاں پیدا ہوتے ہی اپنے  
 ہاتھوں زندہ زمین میں گاڑ آتے۔  
 محتاجوں اور یتیموں کا مال ہڑپ کر جانے  
 پروسیوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے۔  
 خدا کو بھی نہیں مانتے تھے۔ سینکڑوں  
 پتھر دلوٹا بنا رکھے تھے۔ جنہیں خدا کا  
 ساتھی کہتے تھے۔ اس ملک میں ایک  
 پیغمبر گذرے ہیں۔ ان کا نام تھا حضرت  
 ابراہیمؑ۔ یہ خدا کے بہت پیارے  
 رسول تھے انہوں نے خدا کی عبادت  
 کے لئے ایک گھر بنایا تھا جسے خانہ کعبہ  
 کہتے ہیں۔ اس خدا کے گھر کو یہاں



کے رہنے والوں نے اپنے بتوں کا مندر بنا رکھا تھا۔ جانتے ہو اس میں کتنے بت تھے؟ بس یوں سمجھ لو کہ جتنے سال کے دن ہوتے ہیں اتنے ہی بت اس مندر میں تھے۔ عرب کے رہنے والے ان کے آگے اپنا ماتھا ٹکیتے تھے۔ پتھر اور مٹی کی ان ہی صورتوں سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔ اور نذر نیاز چڑھاتے تھے۔



عہ یعنی تین سو ساٹھ (۳۶۰)



## ۳۔ دُنیا کے اور ملکوں کی حالت

یہ بُرائیاں صرف عرب ہی کے لوگوں میں نہ تھیں دنیا کے اور ملکوں کے رہنے والوں میں بھی تھیں۔ پہلے جو اچھے اور نیک لوگ نبی یا پیغمبر دنیا کو اچھی باتیں سکھانے آئے تھے۔ لوگوں نے ان کی بتائی ہوئی باتوں کو بھلا دیا تھا۔ دنیا میں چاروں طرف گناہ ہی گناہ تھا۔ نیکی کرنا لوگ بھول چکے تھے۔ جب تم بڑے ہو گے تو بڑی بڑی کتابوں میں یہ باتیں پڑھو گے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اُس کے بندے



بڑے کاموں میں بس کھنٹے ہی رہیں وہ بڑا  
 مہربان ہے اس نے ہمیشہ اپنے بندوں کو  
 سیدھی راہ بتانے کے لئے نبی یا پیغمبر بھیجے  
 بہت دن پہلے جب ساری دنیا برائیوں میں  
 مبتلا تھی۔ اللہ میاں نے ساری دنیا کو سمجھانے  
 اور نیک راہ بتانے کے لئے اپنی طرف سے  
 ایک رسول عرب میں بھیجا۔ جنہوں نے ساری  
 دنیا کے لوگوں کو اچھی باتیں بتائیں اور بُری  
 باتوں سے روکا۔ اُن کا پیارا نام محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہے وہ خدا کے سچے آخری رسول  
 ہیں انہوں نے ہمیں اسلام جیسا سیدھا سا وہ  
 آسان اور اچھا دین سکھایا۔ ہم مسلمان اُن کے  
 نام لیتے ہیں۔ اُن ہی کے غلام ہیں اُن ہی کا



کلمہ پڑھتے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی عبارت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، جب تم بڑے ہو گے

تو پڑھو گے۔ کہ رسول پاک نے عرب کو کس

طرح میری باتوں سے تھوڑے ہی دنوں

میں پاک کیا اور پھر ان کے ساتھیوں

صحابہؓ نے ان کی اچھی باتوں کو دنیا

کے کونے کونے میں کیسے پھیلایا؟ آج

صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں اللہ کی رحمت اور سلامتی ان

رحمہم پر ہو۔ مسلمانوں کو تاکید ہو کہ جب محمدؐ کا پیارا نام تو فوراً صلی اللہ

علیہ وسلم پڑھیں۔ تم بھی اسے اچھی طرح یاد کرو، اسے مختصر کر کے

اس طرح بھی لکھتے ہیں (ص) مگر اس کو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیے۔



آج اسلام کے ماننے والے تم کو یورپ  
 پیچھے آڑ اور دکھن میں کروڑوں کی تعداد  
 میں نہیں گے جوں جوں دنیا علم میں  
 ترقی کرے گا اسلام کی سچی باتوں کا عام  
 پھیلنا ہوتا جائے گا۔



## ۴۔ رسول پاک کا چہرہ

رسول پاکؐ کے ایک بڑے شہر  
 مکہ میں عزت اور بزرگی والے گھرانے  
 قریش میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا  
 نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا بی بی  
 آمنہ تھا۔ آپ بچپن ہی سے یتیم ہو گئے  
 تھے۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب  
 نے آپ کو پالا پوسا۔ حضرت عبدالمطلب  
 کے انتقال کے بعد آپ کے چچا حضرت  
 ابوطالب نے آپ کی پرورش اور  
 حفاظت کی۔



رسول پاک کا بچپن اتنا اچھا اور  
 پیارا ہے کہ دنیا میں آج تک کوئی بچہ اتنا  
 اچھا اور پیارا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ آپ  
 بڑوں کا کہا مانتے، بڑوں کے کاموں میں مدد  
 کرتے، بڑوں کی عزت کرتے چھوٹوں کو پیار کرتے  
 صاف ستھرے رہتے، کھانا بڑی تمیز سے کھاتے  
 کیا مجال جو کپڑوں پر کھانے کا ذرا بھی دھبہ  
 پڑتا آپ بڑی بیٹھی باتیں کرتے جو آدمی بھی آپ  
 کو دیکھتا آپ کی اچھی اور پیاری باتیں سن کر آپ  
 کو پیار کرتا۔ سارے عرب میں یہ بچہ سب بچوں  
 سے اچھا اور پیارا تھا کیوں نہ ہوتا جس کا نام ہی اتنا  
 پیارا اور اچھا ہی محمد سوچو تو ہمارے حضور کا نام کتنا پیارا  
 ہی۔ خدا کے لاکھوں سلام اور رحمتیں پیارے محمد پر۔



## ۵۔ رسولِ پاکؐ مکہ میں

چالیس سال کی عمر میں اللہ میاں نے  
 رسولِ پاکؐ کو ساری دنیا کے لئے اپنا آخری  
 رسولؐ بنایا۔ آپؐ پر قرآنِ پاک اتارا۔ آپؐ نے  
 ساری دنیا کو قرآنِ پاک کی تعلیم دی۔ تم پوچھو گے  
 قرآنِ پاک میں کیا ہے؟ رسولِ پاکؐ کو اللہ میاں  
 نے قرآنِ پاک میں بہت اچھی اچھی باتیں  
 بتائیں جیسے ”اے رسولؐ لوگوں کو اچھی باتیں  
 بتاؤ اور بُری باتوں سے روکو۔ صرف ایک  
 اللہ کی عبادت کرو۔ بتوں کی پوجا نہ کرو۔  
 یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا کوئی سائبھی



نہیں وہ اکیلا قدرت والا ہے۔ غریبوں کے  
 ساتھ اچھی طرح پیش آؤ اور یتیموں پر رحم  
 کرو۔ ماں کی خدمت کرو۔ بڑوں کی عزت  
 کرو۔ بدگمانی سے بچو۔ عیب نہ ٹھو لو۔ اسی  
 طرح کی سینکڑوں اچھی اچھی باتیں قرآن پاک  
 سکھاتا ہے۔ جب تم بڑے ہو گے تو  
 قرآن میں یہ باتیں پڑھ لو گے۔

ان باتوں کے بتانے سے پہلے مکہ کے  
 بسنے والے آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔  
 اس لئے کہ آپ چھوٹی عمر سے ہی ایماندار  
 سچے، نیک اور غریبوں کے مددگار، یتیموں  
 بیواؤں اور محتاجوں کے ہمدرد تھے۔ یہ  
 تو تم پڑھ چکے ہو کہ مکہ کے بسنے والے



بتوں کے پجاری تھے۔ سوچو تو کھلا ایسے  
 لوگ بتوں کے خلاف کوئی بات کیونکر  
 سنے گئے؟ رسول پاک نے انہیں بتوں  
 کی پوجا سے روکا تو وہ بگڑ گئے۔ اور  
 رسول پاک کے جانی دشمن ہو گئے۔ رسول  
 پاک اور مسلمانوں کو پوری طرح متاثر کیا  
 مگر بیت اسلام ہی کی ہوئی۔  
 مگر کو بیت اللہ یعنی شہداء کا مگر بھی  
 کہتے ہیں۔ اور اوس کی وجہ سے مگر  
 مشن کے نام سے پکارتے ہیں۔ انہی  
 میں مگر کو کہیں کہیں "الیا" بھی لکھا ہے۔



# ۱۔ مکہ والے رسول پاک ﷺ کے خلاف ہو گئے

شروع شروع میں آپ اکیلے تھے ساری  
خدائی آپ کے خلاف تھی۔ مکہ والوں نے آپ کو  
ستایا، دکھ دیئے، تکلیفیں پہنچائیں مگر آپ ہمت  
اور صبر کے ساتھ لوگوں کو بُری باتوں سے  
روکتے رہتے اور اچھی باتیں سکھاتے رہے۔  
مکہ جیسے بڑے شہر میں کیا سب لوگ  
مغرور اور شریر تھے؟ نہیں! کچھ اللہ کے  
بندے ایسے بھی تھے جنہوں نے خدا کے  
رسول کی باتوں کو مانا، بتوں کی پوجا کو



چھوڑا، اور اچھے کام کرنے لگے۔ وہ مسلمان  
 کہلاتے مکہ کے پجاریوں نے ان مسلمانوں  
 کو بڑی طرح ستانا شروع کیا۔ ان کی تکلیفوں کا  
 حال سن کر آدمی کانپ اٹھتا ہو پر یہ مسلمان  
 اپنے ارادے کے پکے تھے۔ وہ جان دینا  
 آسان سمجھتے اور ایمان چھوڑنا مشکل۔ مکہ  
 والوں نے مسلمانوں کو ایسی ایسی سخت  
 تکلیفیں دیں کہ بہت سے مسلمانوں نے  
 جانیں دے دیں۔ مگر وہ اپنے دین پر قائم  
 رہے ہم اور تم ان ہی کی اولاد ہیں۔ ہمیں  
 بھی اپنے بزرگوں کی طرح بننے کی کوشش  
 کرنا چاہیے۔



# ۱۔ اسلام کی خاطر مسلمانوں نے گھر بار چھوڑا

رسولِ پاک کے محبت بھرنے والے نے  
اس بات کو گوارا نہ کیا کہ مسلمانوں کو تکلیفیں  
پہنچیں آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا  
پیارا دیں اور گھر بار چھوڑ کر حبش کے ملک میں  
چلے جائیں۔ جو عرب کے پڑوس ہی میں ہے  
اس حکم کے بعد بہت سے مسلمان وہاں چلے  
گئے۔ رسولِ پاکؐ کچھ ساتھیوں کے ساتھ مکہ میں  
رہ کر لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاتے رہے۔  
حبش کا بادشاہ نیک اور رحم والی تھا۔



عینہائی تھا اس نے ستائے ہوئے مسلمانوں کو  
اپنے ملک میں پناہ دی۔ پرنگے والوں نے  
مسلمانوں کو وہاں بھی آرام سے رہنے دیا  
وہ ہمیش کے بادشاہ کے پاس پہنچے اور اس  
سے کہا کہ "یہ ہمارے بھائی کے ہوتے لوگ ہیں  
اولاد انھوں نے ایک نیا مذہب بتایا ہے یہ حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ مہیاں کا بیٹا نہیں مانتے  
بادشاہ نے مسلمانوں کے سرور حضرت پیغمبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دربار میں بلایا، انھوں  
نے بادشاہ کو بتایا کہ اسلام کیا ہے؟ اور رسول پاک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معنی ہیں۔ اللہ ان سے خوش ہو۔ جب رسول پاک کے  
کسی ساتھی کا نام لویا سنا تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور کہو اور اسے محنت کر کے  
اس طرح بھی لکھتے پڑھا دینا، مگر پڑھیں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔



لوگوں کو کیا تسلیم دیتے ہیں؟ انھوں نے بادشاہ کو حضرت  
 عیسیٰ کی بابت سورہ مریم کا وہ حصہ پڑھ کر سنایا،  
 جس میں حضرت عیسیٰ کو اللہ کا سچا رسول اور بندہ  
 اور ان کی ماں حضرت مریم کو نیک اور پارسا بتایا  
 گیا ہو۔ قرآن کی منجھی زبان اور دل کو لگنے والی  
 باتوں نے بادشاہ اور اس کے سارے درباریوں پر  
 بہت اثر کیا اور بادشاہ بے اختیار کہہ اٹھا اس کتاب میں  
 بھی وہی باتیں ہیں جو پہلی آسمانی کتابوں میں تھیں۔ بادشاہ  
 نے مسلمانوں سے کہا ”جہاں تمہارا جی چاہے رہو۔  
 تمہیں کوئی تہمیں سنا سکتا“ وہ مسلمان وہیں بس گئے  
 وہ پہلے مسلمان تھے جو عرب سے باہر گئے۔ ان ہی  
 کی وجہ سے آج حبش میں آدھے مسلمان آباد ہیں  
 اور وہیں سے افریقہ میں پھیلے۔



## ۸۔ رسول پاکؐ کے ساتھ دشمنی

جب مکہ والوں نے دیکھا کہ اسلام آہستہ آہستہ پھیلتا ہی جا رہا ہے تو ان کے دلوں میں رسولؐ پاک کے خلاف دشمنی اور زیادہ ہو گئی۔ آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ کئے میں ایک مشرور بچاری تھا۔ اس کا نام ابوہیل یعنی جہالت کا پادشاہ تھا۔ یہ سب سے زیادہ اسلام کی مخالفت کرتا تھا۔ رسول پاکؐ کو تکلیفیں دیتا اور مسلمانوں کو طرح طرح سے ستاتا تھا اس نے اور سارے کام تو چھوڑ رکھے تھے اور اسلام کے مٹانے کے لئے بس نئی نئی ترکیبیں سوچتا اور دن



رات کے والوں کو رسولِ پاکؐ کے خلاف  
 بھڑکانا رہتا۔ پر جیت تو ہمیشہ سچ کی  
 ہوتی ہے۔ رسولِ پاکؐ اور مسلمان کامیاب  
 رہے، اور وہیں ایک لڑائی میں بڑی طرح  
 ہلا گیا۔ اسی طرح اور سینکڑوں آدمی رات  
 دن اسلام اور رسولِ پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے لئے اللہ کے قتل کرنے کی فکر میں لگے رہتے  
 تھے۔ مگر آپؐ نے سازش کرنے والوں پر بھی  
 رحم کیا۔ بدلہ نہیں لیا۔ اس نیکی اور بھلائی  
 کا ہمیشہ اچھا اثر ہوا۔ مخالف مسلمان ہو گئے



# ۹۔ رسول پاک کو دنیا کا لالچ دیا گیا

آپ سے مکے کے امیروں نے کہا کہ  
آپ بیٹوں کو برا کہنا چھوڑیں تو آپ کو  
مکے کا بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ آپ نے  
جواب میں کہا: خدا کی قسم اگر مکہ واسے  
میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر  
چاند لاکر رکھ دیں تب بھی اسلام کی  
بائیں سکھانے سے نہیں رکوں گا۔ اسلام  
پھیل کر رہے گا۔ چاہے میری جان  
اس پر قربان ہو جائے۔



اس جواب نے مکہ والوں کو آپ سے  
 باہر کر دیا وہ جل جہنم گئے اور آپ کو اور  
 زیادہ تکلیفیں دینے لگے۔ پتھر مارنے،  
 دوتے میں کانٹے بچھانے آپ خدشہ منگلتے  
 آپ کے پیچھے بازاری لوگوں کو لگا دیتے  
 جو آپ کو گالیاں دیتے اور برا بھلا کہتے  
 راہ چلتے مکان کی چھت سے آپ پر  
 کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔ کئی سال تک  
 یہ تکلیفیں آپ پر اور آپ کے ساتھیوں  
 پر گزرتی رہیں مگر اسلام دن پر دن  
 برابر پھیلتا ہی رہا۔



## ۱۰۔ رسولِ پاکؐ مدینہ میں

مکہ سے کچھ دُور عرب کا ایک دوسرا  
 بڑا شہر ہے جس کا نام مدینہ ہے۔ مدینہ  
 کے رہنے والوں نے جب رسولِ پاکؐ  
 کا حال سنا تو وہاں سے کچھ لوگ مکہ  
 آئے اور مسلمان ہو گئے ان لوگوں نے  
 رسولِ پاکؐ سے مدینہ چلنے کی درخواست  
 کی اور آپؐ کو یقین دلایا کہ وہ ہر طرح  
 سے اسلام کی مدد کریں گے۔  
 مکہ والوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی  
 تو وہ اور بھی بگڑے اور رسولِ پاکؐ کے



خون کے پیاسے ہو گئے مگر اللہ میاں کو  
 یہ بات کیسے بھاتی کہ اُس کے آخری  
 رسولؐ پر ذرا سی بھی آنچ آتے، رسولِ پاکؐ  
 نے خدا کے حکم سے اسلام کی خاطر اپنے  
 پیارے وطن کو چھوڑا جہاں بچپن سے لے کر  
 تین سال کی عمر تک رہے تھے۔

جب آپؐ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف  
 لے گئے تو مدینہ کے بہت سے لوگ  
 مسلمان ہو گئے اسلام کی مدد کرنے والے  
 انصار کہلاتے جن مسلمانوں نے اپنا وطن  
 چھوڑا، رسولِ پاکؐ کے ساتھ مدینہ جا کر رہے  
 وہ مہاجر کہلاتے یعنی خدا کی راہ میں اپنا  
 گھر بار چھوڑنے والے۔ رسولِ پاکؐ نے انصار



اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کیا وہ اس  
 طرح کہ ایک انصاری کو لیا اور ایک مہاجر  
 کو آپ نے دونوں کو بھائی بنا دیا ان  
 دونوں بھائیوں میں اتنی محبت تھی کہ گے  
 بھائیوں میں بھی ایسی محبت نہیں ہو سکتی۔  
 ہم اور تم آپس میں بھائی بھائی ہیں  
 ہم کو میل جمل کر رہنا چاہیے اور ایک  
 دوسرے کے دکھ درد اور خوشی میں بھائیوں  
 کی طرح محبت سے پیش آنا چاہیے۔



# ۱۱۔ اسلام کی ترقی

مدینہ میں رسول پاک کا آنا مبارک ہوا  
 اب اسلام عرب میں جلد جلد پھیلنے لگا  
 بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے مگر مکہ والوں  
 نے یہاں بھی مسلمانوں کو آرام سے نہ رہنے  
 دیا۔ مکہ سے بڑی بڑی فوجیں لا کر اسلام  
 اور مسلمانوں کو مٹانا چاہا لیکن مسلمانوں  
 کی ہمت اور بہادری کے سامنے وہ  
 ٹھپیر نہ سکے۔

ایک لڑائی میں ابوہریرہ اور اس کے  
 دوسرے ساتھی مارے گئے مکہ کے



کافروں نے بہت چاہا کہ کسی طرح اسلام  
 کو مٹائیں انہوں نے طرح طرح کے جتن  
 کئے مگر ناکام رہے۔ اللہ میاں نے اسلام  
 کو اتنی طاقت دی کہ رسول پاکؐ اور ان  
 کے ساتھیوں نے مکہ کو بھی فتح کر لیا۔  
 خانہ کعبہ جو بتوں کا مندر بنا ہوا تھا اُسے  
 بتوں سے پاک صاف کیا۔ مکہ والوں نے  
 آپؐ کو ہزاروں تکلیفیں دیں۔ اتنا ہی نہیں  
 بلکہ آپؐ کے قتل کی تدبیریں کیں۔ مگر آپؐ  
 نے اپنے اُن جانی دشمنوں کو معاف کر دیا  
 اب سارے کا سارا عرب اسلام کے نور  
 سے جگمگا اُٹھا۔



# ۱۲۔ رسول پاکؐ اپنا کام پورا کر چکے

رسول پاکؐ نے آخری حج ایک لاکھ چوبیس  
ہزار مسلمانوں کے ساتھ ادا کیا اسلام کی  
تعلیم کی بڑی بڑی باتیں رسول پاکؐ نے  
مسلمانوں کو اسی حج میں بتا دیں اللہ میاں نے  
قرآن کا اتارنا بھی اسی حج کے بعد ختم کر دیا  
اور قرآن میں کہہ دیا کہ "آج دین اسلام کی  
باتیں تم پر پوری ہو گئیں۔ اب دنیا کو  
قرآن کے علاوہ اور کسی کتاب کی ضرورت نہ ہوگی۔"



## ۱۳۔ اپنے مولا سے جا ملے

رسولِ پاکؐ نے مسلمانوں سے کہا  
 کہ میں نے تم کو اسلام کی ساری باتیں  
 بتا دیں۔ تم لوگ ان باتوں کو دنیا میں  
 پہنچاؤ، اس کے بعد کھوڑے ہی دونوں  
 میں رسولِ پاکؐ <sup>۶۳۲</sup> تشریف لے گئے اور عمر میں  
 اپنے مولا سے جا ملے۔ مدینہ میں  
 آپؐ کا مزار مبارک ہے۔ جس پر دن  
 لات اللہ میاں کی رحمتیں اور برکتیں اُترتی رہتی  
 ہیں۔ خدا ہمیں تمہیں اور سب مسلمانوں کو  
 اس مزارِ پاک کی زیارت کراتے۔ آمین



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور ان کی  
اولاد پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر  
اور ان کی اولاد پر بے شک تو تعریف  
قبول کرنے والا بزرگی والا ہے۔

رسولِ پاک ہر مسلمان پر اچھی بات  
کا بتانا اور بُرے کام سے روکنا فرض  
کر گئے ہیں۔



رسول پاک کیسے ہے



بَعْدَ إِتْمَاعِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ

رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ مجھے اچھی عادتوں  
کے پورا کرنے کے لیے بھیجا گیا



# آپ کی سادگی

رسولِ پاک کی زندگی اول سے آخر تک انوکھے حالات میں گزری بچپن میں آپ یتیم ہو گئے دادا اور چچا نے پرورش کی جو ان ہوتے تو کچھ دن غریبی کی حالت میں بسر کتے۔ پھر اللہ میاں نے آپ کی تجارت میں برکت دی۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کو آخری رسول بنا یا گیا۔ اس کی وجہ سے سارا مکہ آپ کا دشمن ہو گیا۔ پورے تیرہ سال آپ نے تکلیفوں اور پریشانیوں میں کاٹے نہ دن کو آرام نہ رات کو چین۔



اس مخالفت کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ کر  
مدینہ میں جا رہے۔

مدینے میں بھی شروع میں آپ کو بڑی  
پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آخر میں اللہ میاں  
نے آپ کو اپنے کام میں کامیاب کر دیا۔ وہ یہ  
کہ سارے عرب نے آپ کی تعلیم کو مان لیا۔  
اب آپ دین اور دنیا کے بادشاہ تھے مگر  
ایک بات ایسی معلوم ہوتی ہے جو دنیا کے  
کسی شہنشاہ میں نظر نہیں آتی وہ یہ کہ  
آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔

رسول پاک ہمیشہ سادہ صاف کپڑے  
پہنتے تھے۔ آپ کرتہ، عجبہ، ہتھمد اور پگڑی استعمال  
کرتے تھے یہ کپڑے سوتی ہوتے تھے۔ ریشم کو



آپؐ نے اپنے اور اپنی امت کے مردوں کے لئے  
 حرام کر دیا۔ آپؐ کے کپڑوں میں ذرا پھٹک اور نکاش  
 نہ ہوتی تھی۔ اگرچہ ان کپڑوں میں پیوند لگے ہوتے  
 تھے پر صاف تھرے اور سفید براق ہوتے۔ آپؐ  
 کے جوتے بھی معمولی چمڑے کے ہوتے تھے۔

گھر میں ایک موٹے سے بستر پر آپؐ رات  
 کو کچھ آرام فرماتے پھر رات بھر نماز پڑھتے اور  
 اسلام کی ترقی کے لئے اللہ میاں سے دعائیں  
 مانگتے رہتے۔ ایک رات آپؐ کی بیوی حضرت  
 عائشہؓ نے آپؐ کے بستر کی چار تہیں کر دیں تاکہ  
 آپؐ آرام سے سو سکیں۔ آپؐ نے صبح بستر کے  
 پارے میں پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے کہا  
 وہی آپؐ ہی کا بستر تھا مگر اس کی چار تہیں



کردی تھیں تاکہ زیادہ آرام ملے۔ آپ نے فرمایا  
 ”اُسے تو پہلے جیسا ہی کر دو۔ اس بستر نے رات  
 مجھے نماز سے روکا۔“

آپ اپنا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتے،  
 اپنے کپڑے خود ہی سی لیتے اپنی چوتیوں کو خود گانٹھ  
 لیتے مسجد اپنے ہاتھ سے صاف کر دیتے، مدینے  
 میں جب مسلمان مسجد بنا رہے تھے تو آپ بھی  
 اور مسلمانوں کی طرح اینٹیں اور گارا لاتے۔ اسی  
 طرح جب کسی لڑائی میں کوئی کام ہوتا تو اُسے بھی آپ  
 سب مسلمانوں کے ساتھ مل کر کرتے آپ اپنے خادموں  
 سے زیادہ کام نہ لیتے تھے کبھی کبھی تو ان کو آرام پہنچانے  
 کی خاطر ان کا کام خود کر دیتے تھے۔  
 کھانا ہمیشہ سادہ کھاتے۔ آپ کی روز کی غذا



جو کی روٹی تھی اور وہ بھی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔  
 اس لئے کہ آپ ہمیشہ بھوکوں کو کھلانے اور خود  
 بھوکے رہتے۔ آپ کی بیوی حضرت عائشہؓ جب  
 آپ کے انتقال کے بعد کھانا کھائیں تو رو میں  
 حضرت عائشہؓ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو  
 آپ نے فرمایا کہ رسول پاکؐ نے اپنی عمر  
 میں پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایا، آپ کے سامنے  
 جو کھانا موجود ہوتا اسے کبھی بھی بُرا نہ کہتے اگر  
 آپ کو پسند نہ ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ کھجور اور شہید  
 آپ کو بہت پسند تھا آپ رہنے سہنے میں ہمیشہ  
 صفائی رکھتے تھے۔

آپ کو گدھے اور خچر کی سواری سے بھی  
 عام نہ تھا۔ خیمہ کی فتح کے دن آپ خچر پر سوار



تھے، آپ اونٹ اور گھوڑے کے شہسوار تھے  
 غرض کہ آپ کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی  
 بناونٹ اور دکھاوا نام کو بھی نہ تھا۔

آپ اپنے رشتہ داروں کو بھی سادہ زندگی  
 بسر کرنے کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔  
 آپ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو اپنے گھر کے  
 کام کاج کی وجہ سے بہت محنت کرنی پڑتی  
 تھی۔ چکی بھی خود پستی تھیں۔ پیسے پیسے  
 ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ  
 نے ایک دن آپ سے عرض کیا: ”مجھے  
 کوئی لونڈی یا غلام دیا جائے“ رسول پاکؐ  
 نے اپنی بیٹی سے فرمایا: ”پہلے غریب اور محتاج  
 مسلمانوں کا بندوبست ہو جائے“



رسولِ پاکؐ کی یہ سادگی اس وجہ سے  
 نہ تھی کہ آپؐ کے پاس کچھ نہ تھا۔ ہمیں  
 آپؐ کے پاس اللہ میریاں کا دیا سب کچھ تھا  
 آپؐ عرب میں دین اور دنیا کے بادشاہ تھے  
 آپؐ کی آمدنی اتنی تھی کہ آرام سے امیروں  
 اور بادشاہوں کی طرح رہ سکتے تھے۔ مگر  
 آپؐ جو کچھ خرچ کرتے وہ دوسروں کی  
 بھلائی کے لئے اور اسلام کی ترقی کے  
 لئے کرتے۔ آپؐ اپنی سادہ زندگی سے  
 مسلمانوں کے لئے عملی نمونہ قائم کرنا  
 چاہتے تھے۔



## ۲۔ گھر والوں اور رشتہ داروں سے محبت

اکثر آدمی باہر لوگوں سے بہت اچھی طرح ملتے جلتے ہیں مگر گھر میں اپنے بال بچوں اور نوکروں سے جن سے انھیں رات دن کا واسطہ پڑتا ہے اچھی طرح پیش نہیں آتے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر نوکروں کو ڈانٹتے رہتے ہیں۔ پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں کو کھا جائیں گے۔ اس لئے آدمی کی ساری اچھی بُری باتیں گھر میں کھل جاتی ہیں۔

ہم رسولِ پاک کی گھر کی زندگی دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ رسولِ پاک نوکروں کے



لئے سب سے اچھے آقا تھے اپنی بیویوں  
 کے لئے ہمدرد خاوند تھے۔ اور بچوں کے  
 لئے محبت اور رحم والے باپ تھے۔ آپ کا  
 گھر کی زندگی کے بارے میں یہ حکم تھا کہ  
 "تم میں اچھے تو وہی ہیں جو اپنے گھر والوں  
 کے ساتھ اچھے ہوں" آپ کے ایک  
 خادم تھے جن کا نام حضرت انسؓ تھا۔  
 فرماتے ہیں کہ وہ جب میں آٹھ برس کا تھا  
 رسولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دس  
 برس تک برابر آپؐ کی خدمت میں رہا مگر  
 اس تمام مدت میں آپؐ نے ایک دفعہ  
 بھی نہیں جھڑکا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ  
 تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ آپؐ کبھی



کسی کو اپنی زبان سے سخت بات جس سے  
 کسی کو تکلیف پہنچے، نہ کہتے تھے اور نہ کبھی  
 کسی پر لعنت کرتے تھے۔ نہ کسی کو بُرا بھلا  
 کہتے نہ کسی کو بددعا دیتے تھے۔

رسولِ پاکؐ ہمیشہ گھر والوں کی بھلائی  
 کا خیال رکھتے تھے۔ بہتر سے بہتر سلوک  
 کرتے تھے۔ آپؐ کی بیوی حضرت عائشہؓ  
 کا بیان ہے کہ آپؐ کی طبیعت میں کسی قسم  
 کی سختی اور بد مزاجی نہ تھی۔ نہ آپؐ کبھی  
 چلاتے نہ بدی کے عوض بدی کرتے بلکہ ہمیشہ  
 درگزر کر دیتے تھے حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں  
 ”آپؐ بڑی ہمت والے سچے۔ نرم مزاج اور  
 ہنس مکھ تھے“ آپؐ کی عادت تھی کہ جب



آپ کے گھر والے پاس تھی آپ کو پکارتے تو  
 آپ ہمیشہ لپٹیک کہا کرتے تھے (میں حاضر ہوں،  
 آپ اپنے بچوں کو گود میں لیتے انہیں  
 پیار کرتے اور ان سے کھیلتے۔ اپنی نواسی  
 امامہ بنت زینب کو گود میں لے کر یا کاندھے  
 پر بٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ جب رکوع میں  
 جاتے تو ایک طرف بٹھا دیتے۔ یہ تو تم پہلے  
 پڑھ چکے ہو کہ عرب کے بسنے والے معصوم  
 لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ آپ  
 لوگوں کے سامنے یہ نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے  
 کہ لڑکیوں کی عزت کی جائے اور انہیں بھی لڑکوں  
 کے برابر سمجھا جائے۔ دوسری یہ بات کہ آپ کو اپنی  
 اولاد سے بہت زیادہ محبت تھی۔



رسول پاکؐ کو جو محبت اپنے نواسوں حضرت  
 حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے ساتھ تھی اس کی  
 مثال ملنا مشکل ہے۔ ایک دن آپؐ کہیں  
 تشریف لے جا رہے تھے رستے میں آپؐ کے  
 دونوں نواسے حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ  
 ملے آپؐ نے ایک کو ایک کندھے پر اور  
 دوسرے کو دوسرے کندھے پر بٹھایا۔ رسول  
 پاکؐ کے ساتھیوں نے چاہا کہ دونوں بچوں  
 کو لے لیں مگر انھوں نے کہا: "ہمیں اپنے  
 پیارے نانا کے کندھے پیارے لگتے ہیں۔"  
 ایک دن رسول پاکؐ سجدہ میں تھے  
 حضرت حسینؑ آتے اور محبت سے اپنے نانا  
 سے لپٹ گئے۔ رسول پاکؐ نماز پڑھا گئے اور



اپنے منے سے نواسے کو گود میں لے لیا ایک  
 یہودی بھی وہاں بیٹھا تھا۔ اس نے دیکھ کر  
 کہا: آپ بچوں سے اتنی محبت کرتے ہیں  
 یہ ہمیں پسند نہیں ہے۔ رسول پاکؐ نے  
 فرمایا: اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان  
 لاتے تو تم بھی بچوں کو اپنے لئے رحمت اور  
 آرام کا سبب سمجھتے۔ ان باتوں سے تم اندازہ  
 لگا سکتے ہو کہ رسول پاکؐ اپنے رشتہ داروں  
 اور گھروالوں سے کتنی محبت کرتے تھے آپؐ  
 کا حکم ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو  
 اپنے گھروالوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔



## ۳۔ آپ کا ہمیشہ ممکنہ رہنا

رسولِ پاک کے ایک ساتھی کا قول ہے کہ وہ میں نے کسی آدمی کو رسولِ پاک سے بڑھ کر ہمیشہ مکہ، خوش مزاج اور خوش خلق نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی کسی ملنے والے سے ملنے تو دیکھتے ہی مسکرا دیتے جس سے ملنے والے کا دل خوشی کے مارے باغ باغ ہو جاتا تھا۔ اکثر چھوٹے چھوٹے بچے آپ کے پاس آجاتے تھے آپ ان کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ان سے ہمیشگی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ خوش طبیعی ہیں اپنے خادم حضرت انسؓ کو اکثر دو دو کانوں والا کہہ کر پکارتے تھے۔



رسولِ پاکؐ اپنے خادم حضرت انسؓ کے  
 چھوٹے بھائی عمیرؓ کے ساتھ اکثر کھیل کرتے  
 تھے۔ عمیرؓ نے ایک خوب صورت لال  
 پال رکھا تھا وہ اس سے بہت محبت کرتے  
 تھے۔ اتفاق سے وہ مر گیا۔ رسولِ پاکؐ عمیرؓ  
 سے اکثر پوچھا کرتے تھے "اے عمیرؓ تم نے کیا  
 ہے؟ اور اس کا کیا حال ہے؟"

ایک دفعہ آپؐ نے ایک وہابی سے  
 اونٹ دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا وہی بھلیں  
 اونٹنی کا بچہ دیتا ہوں" اس نے کہا "میں  
 اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟" آپؐ نے فرمایا اونٹ  
 اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے؟ وہابی  
 سمجھ رہا تھا کہ آپؐ اونٹنی کا چھوٹا سا بچہ دیں گے



ایک دن ایک بوڑھی عورت آپ کے  
 پاس آئی اور کہا: حضور میرے لئے دعا کیجئے  
 کہ خدا مجھے جنت میں جگہ دے۔ رسول پاک  
 نے فرمایا: بوڑھی بی! بوڑھی عورتیں جنت میں  
 نہیں جائیں گی، بڑھیا بہت گھبرائی اور رسول  
 پاک سے پوچھا: حضور! بوڑھی عورتوں نے کیا  
 کیا ہے؟ کہ وہ جنت میں نہیں جائیں گی؟  
 رسول پاک نے فرمایا: تم نے قرآن میں نہیں  
 پڑھا کہ اللہ میاں جہیں جنت میں بھیجے گا  
 انہیں جو ان کرے گا بڑھیا وہاں کیسے جاسکتی  
 ہیں؟ جب اس بڑھیا نے رسول پاک کی  
 بات کا مطلب سمجھ لیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔  
 رسول پاک مکہ کے بسنے والوں کی



تکلیفوں کو ہمیشی خوشی برداشت کرتے تھے۔  
 ایک دن آپ نے فرمایا: دیکھو اللہ نے مجھے  
 قریش کی گالیوں اور کوسنے سے کیسا بچایا  
 قریش مجھے مُذَمَّم (مبرا) کہہ کر بددعا میں دبیٹے  
 ہیں حالانکہ میں محمدؐ راجھا اور قابلِ توفیق ہوں،  
 رسولِ پاک کے پاس اکثر چھوٹے چھوٹے بچے  
 آجاتے تھے۔ آپ ان کے ساتھ کھیلا کرتے  
 تھے۔ کبھی آپ ان سے ہمیشی کی باتیں کر کے  
 اٹھیں ہنساتے تھے۔ آپ کے خادم حضرت  
 انسؓ جن کا حال تم سب سے پہلے پڑھ چکے ہو ان کو  
 آپ دو دوکان والے، کہہ کر پکارتے تھے۔



## ۴۔ وقار اور سنجیدگی

اکثر ہمیشہ تکم آدھی کا رعب یا وقار لوگوں کے دلوں سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر رسول پاکؐ کو خدا نے ایسا وقار اور رعب عطا کیا تھا جو کسی بادشاہ کو بھی نصیب نہ تھا۔ آپؐ کسی سے کچھ نہ کہتے تھے۔ ہر ایک سے نرمی محبت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ پھر بھی رعب کی وجہ سے کوئی آپؐ سے آنکھیں نہ ملا سکتا تھا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رعب والے آدمی سے لوگ ڈرتے تو بہت ہیں مگر اس کی



دل سے عزت اور محبت نہیں کرتے۔ رسولِ پاکؐ  
 کے ساتھی آپؐ سے ایسی محبت کرتے تھے کہ  
 آپؐ کے قدموں پر اپنی جائیں قربان کرنا  
 خوش فہمی سمجھتے تھے۔

رسولِ پاکؐ نہایت باوقار تھے مجلس  
 میں آپؐ سے کوئی بجا بات دیکھنے میں نہیں  
 آتی تھی بے ضرورت آپؐ باتیں نہ کرتے تھے۔  
 رسولِ پاکؐ جب باتیں کرتے تو بہت  
 صفائی سے اور دھیرے دھیرے کرتے  
 کہ سننے والا اگر ایک ایک لفظ کو گنتا چاہتا  
 تو گن سکتا جب مجلس میں تشریف لے جاتے  
 تو ساری مجلس ادب کی وجہ سے خاموش  
 ہو جاتی جب آپؐ گفتگو کرتے تو ساری مجلس



ادب سے سر جھکا دیتی، جب حضورؐ باتیں کرتے  
 تو معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑتے ہیں سننے  
 والوں کا جی چاہتا تھا آپؐ کی پیاری باتیں  
 کبھی ختم ہی ہوں۔ ہمیشہ سنتے رہیں۔

آپؐ کے پاس ایک دفعہ مکہ کا ایک سردار  
 آیا اس نے آپؐ کا وقار اور رعب دیکھا تو  
 حیران رہ گیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے  
 پاس لوٹ کر گیا تو ان سے کہنے لگا "اے  
 قوم خدا کی قسم میں نے ایران اور روم کے  
 بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار دیکھے  
 ہیں مگر خدا جانتا ہے میں نے کسی بادشاہ  
 کو اس قدر با رعب اور با وقار نہ دیکھا  
 جب محمدؐ مسلمانوں کو کوئی حکم دیتے ہیں تو



اسے پورا کرنے کے لئے مسلمان دوڑتے ہیں  
 جب محمد پائیں کرتے ہیں تو مسلمانوں کی آوازیں  
 بند ہو جاتی ہیں۔ محمد سے عزت اور تعظیم کی وجہ  
 سے کبھی آنکھیں نہیں ملاتے۔“

جب مسلمانوں نے مکہ فتح کر لیا۔ تو بہت  
 سے لوگ آپ کی خدمت میں آئے۔ رہے کچھ  
 لوگ آپ کے رُعب کی وجہ سے بات نہ  
 کر سکتے آپ ان سے نہایت مہربانی اور شفقت  
 سے مسکرا کر فرماتے ”گھبراؤ نہیں اطمینان اور  
 چین سے پائیں کرو میں کوئی بادشاہ نہیں  
 بلکہ میں بھی قریش کی ایک عورت کا بیٹا جو  
 سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔“



## ۵۔ بہادری اور شجاعت

بہادر ایسے آدمی کو کہتے ہیں کہ جب اس پر کوئی دشمن حملہ کرے اور اس کو قنا کر دینا چاہے تو وہ آدمی اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرے دل میں ڈرا بھی نہ ڈرے۔ بہادر آدمی جب اپنے دشمن کو شکست دے کر اس پر قابو پالیتا ہے تو اس سے رحم اور مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔

رسول پاکؐ سے پڑھ کر دنیا میں نہ کوئی بہادر گذرا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ تم پوچھو گے وہ کیسے؟ ہم بتاتے دیتے ہیں تم پڑھ چکے ہو



کہ رسولِ پاکؐ تیرہ برس تک بگم میں لوگوں کو  
 اسلام کے اصول سکھاتے رہے اور مکہ  
 والے آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے رہے  
 لیکن رسولِ پاکؐ نے بہادری کے ساتھ  
 ان سب تکلیفوں کو سہا اور کبھی اُفت تک  
 نہ کی پھر مدینہ میں جا کر رہے اور وہاں  
 لوگوں کو اسلام کی باتیں بتاتے رہے مگر  
 کہہ والوں نے وہاں بھی آپؐ کو چین سے  
 نہ رہنے دیا نہتے مسلمانوں پر فوجیں لے کر  
 جڑھ آئے۔ پھر یہ بھی تو دیکھو کہ مسلمان تو  
 کل ۳۱۳ اور کہہ والے ایک ہزار۔ وہ بھی  
 بڑے بہادر اور لڑنے والے جو عرب  
 بھر میں مشہور تھے۔ چپ لڑائی ہوئی تو



رسول پاک اور آپ کے ساتھیوں نے ایسا  
 ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ مکہ والے بہت سے  
 مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے اور  
 جو بچے وہ بھاگ گئے۔

اس طرح کی کئی لڑائیاں ہوئیں مسلمانوں  
 نے کبھی پہل نہ کی ہمیشہ اسلام کے دشمنوں  
 نے پہل کی اور مسلمانوں نے بہادری سے  
 اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کیا۔ اسلام کے  
 دشمن جو مسلمانوں پر چڑھ آتے تھے ان کی  
 فوج مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی تھی  
 مسلمانوں کی فوج کے سردار اکثر خود رسول پاک  
 ہوتے تھے وہ مسلمانوں کو اس طرح لڑاتے  
 تھے کہ دشمنوں کو مار کر بھاگتا پڑتا تھا۔



اسلام کے دشمنوں سے مسلمانوں کو  
 جو لڑائیاں لڑنی پڑیں ان میں رسول پاکؐ  
 فوج کے سردار ہوتے تھے۔ پرانے زمانہ  
 میں فوج کے سردار کو ہمیشہ آگے رہنا  
 پڑتا تھا آپ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ  
 ”جب آپ فوج کے سردار ہوتے تھے تو  
 ساری فوج کی ڈھارس بندھی رہتی تھی۔“  
 ایک لڑائی میں مکہ کے ایک چاری  
 نے آپ کو آگے آگے دیکھ کر آپ پر حملہ  
 کیا آپ کے ساتھیوں نے چاہا کہ اس کو  
 روکیں رسول پاکؐ نے بہادری کی طرح  
 لٹکار کر کہا ”ہٹ جاؤ اسے آئے دو“  
 بس اس کے آتے ہی رسول پاکؐ نے



اس کی پسلیوں میں ایک تیزا مارا وہ گھوڑے  
 پر سے گرا اور لڑ کھڑا ہوا اپنے ساتھیوں  
 کی طرف چلا اور راستہ ہی میں ڈھیر ہو گیا۔  
 جب مسلمان مدینہ جا کر رہے تو شروع  
 شروع میں چاروں طرف ان کے دشمن ہی  
 دشمن تھے۔ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی  
 تھی۔ انہیں دنوں مدینہ والے ایک وقت  
 رات کے وقت چھینے اور چلانے لگے بس  
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ڈاکہ پڑا ہے یا کوئی  
 دشمن چرٹھ آیا ہے لوگ گھبرا گئے اور جب  
 محل اور چھ پکار ہوئی تھی اُدھر جانے لگے  
 تھوڑی دور چلے ہوں گے کہ رسول پاکؐ  
 ایک گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے اور



کھے میں بہادروں کی طرح چمکتی ہوئی تلوار  
 لٹک رہی تھی اور لوگوں سے فرہارے تھے  
 ”درومت گھبراؤ مت“

مکہ کی فتح کے بعد جب مسلمانوں کی تعداد  
 بڑھی تو ان میں ذرا گھمنڈ سا ہونے لگا ایک  
 دفعہ ایک لڑائی میں کہنے لگے۔ اب ہمارا مقابلہ  
 کون کر سکتا ہے؟ ”اللہ میاں کو یہ بڑا بول  
 پسند نہ آیا تو اس لڑائی میں مسلمانوں کو  
 بھجوانے کے لئے کہ بہتات پر غرور مت کیا  
 کرو۔ ایسا ہوا کہ میدان جنگ سے ان کے  
 پاؤں ذرا اٹھڑ گئے۔ لڑائی بہت زور کی تھی  
 مگر رسول پاکؐ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ بے  
 اور بہادری کے جوش میں آپ عربی کا ایک



جنگی نظم پڑھ رہے تھے۔

آپ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ "لڑائی میں آپ سے زیادہ بہادر اور شجاع کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا" جب لڑائی سخت اور تیز ہوتی تھی تو بڑے بڑے بہادر آپ ہی کی پیادہ پیتے تھے۔ آپ بہادری اور شجاعت کی وجہ سے نئے مسلمانوں کی تھوڑی سی فوج سے اپنے سے وگنی وگنی اور چوکنی فوج کو ایسی شکست دیتے تھے کہ اسلام کے دشمنوں کو شرم کے مارے منہ چھپانا مشکل ہو جاتا تھا۔



## ثابت قدمی

ثابت قدم وہ آدمی ہوتا ہے کہ اس پر مصیبتیں پڑیں وہ انہیں خوشی سے ہے اور تکلیفوں سے نہ گھبراتے۔ پریشانیوں سے مقابلہ کرنا پڑے تو صبر سے کام لے۔ رسول پاک کی چالیس برس کے بعد کی زندگی ایسی ہے کہ آپ کو ایک دن بھی چین نہ ملا۔ مکہ میں جب تک رہے تکلیفوں اور پریشانیوں میں گھرے رہے۔ مدینہ میں جب تشریف لے گئے تو سارے عرب کے لوگ



آپ کے مخالف تھے۔ آپ کے کام کو  
 مٹانے کے لئے طرح طرح کے جتن کئے  
 گئے مگر رسول پاکؐ ذرا نہ گھبرائے ثابت  
 قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ دشمنوں  
 کا مقابلہ کیا اور اسلام کی تعلیم لوگوں  
 میں پھیلاتے رہے۔

جب رسول پاکؐ خدا کے حکم سے مکہ  
 چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے  
 تو مکہ والوں نے آپ کے قتل کا پکا ارادہ  
 کر لیا تھا۔ مکہ کے تمام قبیلوں میں سے  
 ایک ایک نوجوان چٹا گیا تھا تاکہ آپ کو  
 قتل کیا جائے اور رسول پاکؐ کا خاندان  
 آپ کے خون کا بدلہ کسی ایک قبیلہ سے



تہ نے سکے۔ اس میں مکہ والوں کی بڑی  
چالاکی تھی مگر آپ کی ثابت قدمی اور  
مستقل مزاجی کے سامنے مکہ والوں کی  
یہ چالاکی بھی چل نہ سکی۔

رات کے وقت مکہ کے بڑے بڑے  
بہادروں نے آپ کے گھر کو آکر گھیر لیا  
رسول پاکؐ ثابت قدمی کے ساتھ اپنے  
پچھیرے بھائی حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر  
سلا کر اکیلے گھر سے نکلے اور ان بڑے  
بڑے بہادروں کے بیچ میں سے اطمینان  
سے گزر گئے۔ مکہ والوں کو شہرت تک نہ ہوئی۔

پھر جب رسول پاکؐ اور آپ کے دوست  
حضرت ابوبکرؓ مکہ سے نکل کر ایک پہاڑ کے



غار میں تین دن تک مکہ میں چھپے رہے  
 تو ایک دن مکہ والے آپ کو تلاش کرتے  
 ہوئے اس غار کے منہ پر پہنچے حضرت  
 ابوبکرؓ ذرا پریشان ہوئے اور آپ سے کہا  
 ۛ یا رسول اللہؐ اگر ان میں سے کسی نے  
 نیچے نظر کی تو وہ ہم کو دیکھ لے گا  
 رسول پاکؐ نے نہایت اطمینان اور ثابت  
 قدمی سے فرمایا: ۛ اے ابوبکرؓ جب  
 ہمارے ساتھ اللہ ہو تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہے؟  
 جب تیسرے دن رسول پاکؐ اور حضرت  
 ابوبکرؓ غار سے نکل کر مدینہ کی طرف  
 چلنے لگے مکہ والے چونکہ چاروں طرف  
 آپ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے



تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے  
 رسولِ پاکؐ اور حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لیا  
 تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسے آتے ہوئے  
 دیکھ کر گھبرا گئے کہنے لگے "یا رسول اللہ  
 انہوں نے ہم کو آ لیا" رسولِ پاکؐ نے  
 نہایت اطمینان کے ساتھ فرمایا: اے  
 ابوبکرؓ فکر مت کرو بیشک اللہ ہمارے  
 ساتھ ہے"

غرض رسولِ پاکؐ کی ثابت قدمی اور  
 مستقل مزاجی کی مثال اس سے بڑھ کر  
 اور کیا مل سکتی ہے کہ جب آپؐ پیغمبر  
 ہوئے تو سارے عرب میں بڑی باتیں  
 پھیلی ہوئی تھیں۔ آپؐ اکیلے لوگوں کو



سمجھاتے رہے سارا عرب آپ کا جانی  
 دشمن ہو گیا۔ آپ کو تکلیفیں دی گئیں لالچ  
 دیا گیا اور آپ کے قتل کا پکا ارادہ کیا  
 گیا۔ مگر ان تمام باتوں سے بالکل نہ گھبرائے  
 ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے اپنے  
 کام میں لگے رہے۔

بڑی بڑی مخالفتوں کے باوجود آپ  
 نے ذرا بھی ہمت نہ ہاری اور نہ ہی چھوڑا  
 اسلام کے دشمن ہزاروں کی تعداد میں  
 اسلام کے مٹانے کے لئے مدینہ پر  
 چڑھ آئے انھوں نے ہزاروں جن  
 کہنے کہ رسول پاک کا کام مٹ جائے  
 لیکن تم جانتے ہو کیا ہوا؟ ہوا یہ کہ ہمت



رسولؐ کے سارے عرب کی کوششیں  
بے کار ثابت ہوئیں اسلام کے مٹانے  
والے خود مٹ گئے۔

رسولِ پاکؐ کے چکے ارادے کے  
آگے ان کی کچھ نہ چلی تینتیس سال کے  
گھوڑے سے زمانہ میں آپؐ کامیاب ہو کر  
رہے۔ جب آپؐ نے اس دُنیا کو چھوڑا  
تو اس وقت سارا عرب ایک سرے  
سے دوسرے سرے تک اسلام کے  
نور سے جگمگا رہا تھا اور اسلام کی نورانی  
کرہیں دُنیا کے دوسرے جھٹوں پر بھی  
پڑنے لگیں تھیں۔



## ۷۔ نرمی اور بردباری

رسولِ پاکؐ بہت برداشت اور نرمی  
 والے تھے آپؐ پر کوئی سختی کرتا تو آپؐ  
 اس سے نرمی کا ہتھاؤ کرتے آپؐ کو  
 کوئی تکلیف دیتا تو آپؐ اس کے لئے  
 تپک بننے کی دعائیں کرتے۔ تم جانتے  
 ہو اس کا اثر کیا ہوا یہ کہ آپؐ کے  
 مخالف شرمندہ ہو کر آپؐ کے جاں نثار  
 بن جاتے۔ تم نے دیکھا ہوگا ایک کمزور  
 اور ضعیف آدمی اپنے دشمنوں کی سختی کا  
 جواب نرمی سے دیتا ہے وہ اس لئے کہ



بچارہ کمزور ہے ضعیف اور بے پار و مددگار  
 سے مگر تم نے یہ کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ  
 ایک طاقت ور بہادر جس کے چال و شمار  
 اور ماننے والے ہر وقت اس کے قابضوں  
 پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بیتاب  
 ہوں۔ اس سے سختی کی جاتی ہے تو وہ  
 نرمی سے جواب دیتا ہے اسے تکلیفیں  
 دی جاتی ہیں تو وہ دعائیں دیتا ہے۔  
 ایک دفعہ آپ عرب کے ایک  
 بڑے شہر طائف میں لوگوں کو اللہ کا  
 پیغام پہنچانے تشریف لے گئے۔ اس شہر  
 میں بڑے مغرور لوگ رہتے تھے۔ پہلے تو  
 انہوں نے رسول پاک کی شان میں



گستاخیاں کیں پھر بھی ان کہنخوں نے  
 اس پر بس نہ کی بازاری لوگوں کو آپ  
 کے پیچھے لگا دیا انھوں نے آپ پر  
 اتنے پتھر برسائے کہ آپ کے پاؤں  
 زخموں سے چودہ چودہ ہو گئے۔ آپ  
 پھو کے پیارے ایک باغ میں سستانے  
 کے لئے بیٹھ گئے۔ آپ کے ساتھی نے  
 کہا: "پیارے رسولؐ ان لوگوں کے لئے  
 بددعا کیجئے" رسولِ پاکؐ نے ان لوگوں  
 کے لئے بددعا کی بجائے نیک بننے  
 کی دُعا کی۔

ایک دفعہ ایک مسلمان رسولِ پاکؐ  
 کی خدمت میں حاضر ہوا وہ چپارہ



مکہ والوں کا ستایا ہوا تھا۔ اس لئے اس  
 نے آپ سے کہا: آپ ان سب مکہ  
 والوں کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے؟  
 آپ نے یہ سن کر اُسے سمجھایا وہ میاں  
 تم سے پہلے ایسے لوگ گذر چکے ہیں  
 جن کے سروں پر آدے چلائے گئے  
 جن کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا جن  
 کی کھال کھینچی گئی لیکن پھر بھی وہ حق  
 بات کہنے سے باز نہ آئے، خدا گواہ  
 ہے اسلام کی ترقی ہوگی یہاں تک کہ  
 ایک عرب، عرب کے ایک  
 سفرے سے دوسرے سفرے تک سفرے  
 کرے گا اور اسے خدا کے سوا کسی کا



ڈر نہ ہوگا۔

ایک لڑائی میں رسول پاکؐ کو بہت

تکلیف پہنچی آپؐ کا ایک وانت شہید

ہو گیا۔ آپؐ کے مبارک چہرہ پر کچھ

چوٹیں آئیں آپؐ کے جاں نثار ساتھی

آپؐ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکتے تھے

وہ تڑپ رہے تھے۔ ایک ساتھی نے

آپؐ سے عرض کی: حضور! کاش! ان

کے لئے یہ دُعا فرماتے کہ یہ کجبت تباہ

ہو جاتے آپؐ نے فرمایا: "تمہیں میں لعنت

اور یہ دُعا کے لئے تمہیں آیا ہوں بلکہ سیدھی

راہ کی طرف بلانے کے لئے آیا ہوں اور

خدا نے مجھے دُنیا کے لئے رحمت بنا کر



بھیجا ہے۔

پھر آپ نے اسی تکلیف کی حالت میں مکہ والوں کے لئے خدا سے اس طرح دعا مانگی : اے میرے مولا! میری قوم کو معاف کر اور ان کو راہِ راست کی ہدایت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں۔

ایک دن آپ ایک درخت کے سایہ میں اکیلے آرام فرما رہے تھے۔ کہ ایک اسلام کا دشمن اس طرف آنکلا۔ وہ چاہتا تھا کہ آپ کو قتل کرے اس ارادے سے اپنی تلوار کھینچا کہ اتنے میں رسولِ پاکؐ کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ ایک



آدمی ننگی تلوار لئے سر پر قتل کے ارادے  
 سے کھڑا ہے۔ اس نے رسولِ پاکؐ کو  
 جاگتے ہوئے دیکھ کر کہا: ”محمدؐ! بتا  
 اب تجھے کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا  
 ہے؟“ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ“ بس  
 آپؐ کا یہ کہنا تھا کہ ڈر کے مارے  
 اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ آپؐ  
 نے وہی تلوار اٹھا کر فرمایا: ”اب تو  
 بتا کہ تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا  
 سکتا ہے؟“ اس نے ڈرتے ہوئے  
 کہا: ”کوئی نہیں“ مگر ہاں آپؐ بُرائی کا  
 بدلہ نیکی سے دیتے ہیں اور معاف کر دیتے  
 ہیں۔ آپؐ نے اسے معاف کر دیا۔ اس



نے جب آپ کی یہ نرمی دیکھی تو وہ آپ  
 کا سچا جاں نثار بن گیا۔  
 ایک دن آپ ایک موٹی چادر  
 اوڑھے ہوئے کھڑے تھے۔ ایک دیہاتی  
 نے آن کر آپ کی چادر کو اتنے زور  
 سے کھینچا کہ چادر کی رگڑ سے آپ کے  
 کندھے پر لال لال نشان پڑ گیا آپ نے  
 اس دیہاتی کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا  
 ”اے محمد! اللہ کے اس مال میں  
 سے جو میرے پاس ہے میرے دونوں  
 اونٹوں پر کچھ لاد دے کیونکہ اس میں  
 سے جو کچھ تو مجھے دے گا وہ تیرا یا  
 میرے باپ کا مال نہیں ہے۔“



یہ سن کر پہلے تو آپ ذرا دیر چپ  
 رہے پھر آپ نے فرمایا " بیشک مال  
 اللہ کا ہے " میں اس کا بندہ ہوں  
 مگر یہ تو بتا اب تیرے ساتھ بھی وہی  
 برتاؤ کیا جائے جو تو نے میرے ساتھ  
 کیا ہے " ڈھیہانی نے کہا " نہیں " آپ  
 نے پوچھا " کیوں نہیں ؟ " اس نے کہا  
 " کیونکہ آپ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں  
 دیتے " یہ سن کر آپ مسکراتے اور پھر  
 حکم دیا کہ " اس کے ایک اونٹ پر جو  
 اور ایک پر کھجور لا دو "

آپ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت  
 اور بچاؤ کے لئے اسلام کے دشمنوں کا



خوب ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے۔ مگر اپنے  
 لئے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچاتے  
 اپنے جانی دشمنوں تک کو معاف کر دیتے  
 تھے۔ ہاں جو اسلام کا دشمن ہوتا اس  
 کے تو آپ بھی جانی دشمن ہو جاتے تھے۔



## ۸۔ سخاوت

سخاوت میں رسول پاکؐ سے بڑھ کر  
کوئی نہ تھا۔ آپؐ فرماتے تھے: میں تو  
پاسٹے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے  
رسول پاکؐ کی زبان سے مانگنے والے  
کے لئے کبھی "نہیں" کا لفظ نہیں نکلا  
آپؐ کسی چیز کو آئینہ کے لئے جمع نہ رکھتے  
تھے بلکہ اس کو محتاجوں اور ضرورت والوں  
میں بانٹ دیتے تھے ایک بار آپؐ کے  
پاس اتنی بکریاں تھیں کہ سارا میدان  
بھرا ہوا تھا۔ ایک دیہاتی نے سوال کیا



آپ نے ساری بکریاں اسے دے دیں  
 وہ بہت خوش ہوا اور لوگوں میں تعریف  
 کرتا پھرا۔ رسول پاکؐ کا قول ہے کہ  
 "اگر احد مدینہ کے ایک پہاڑ کا نام  
 ہے، کے برابر بھی سونا ملے تو میں تین  
 دن میں اسے غریبوں اور محتاجوں میں  
 بانٹ کر ختم کر دوں۔"

آپ کے دینے کے طریقے بھی  
 نرالے تھے، کسی کو کچھ دینا ہوتا تو اس  
 سے کوئی چیز خریدتے اور پھر اسے واپس  
 دے دیتے اور اس کے ساتھ وہ چیز  
 بھی تحفہ میں دے دیتے تھے۔ آپ کے  
 ایک ساتھی کا نام جابرؓ تھا وہ کہتے



ہیں۔ آپ ایک لڑائی سے واپس آ رہے تھے میرا اونٹ تھک کر بیچھے رہ گیا تھا اتنے میں آپ تشریف لے آئے آپ نے پوچھا کیوں جا رہے کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا میرا اونٹ تھک گیا ہے۔ رسول پاکؐ نے میرے اونٹ کو ذرا مارا تو وہ چلنے لگا۔

میں آپ کے ساتھ باتیں کرتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ باتوں باتوں میں آپ نے پوچھا۔ کیا تم اپنا اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے کہا۔ "جی ہاں" آپ نے وہ اونٹ مجھ سے خرید لیا۔ آپ آگے تشریف لے گئے میں دن چڑھے مدینہ پہنچا اور میں نے اونٹ



مسجد کے دروازے پر پاندھ دیا۔ آپ نے  
 مجھے دیکھ کر فرمایا "تم اب آئے ہو؟"  
 میں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے  
 فرمایا "اوٹ کو چھوڑ دو اور مسجد میں  
 آکر دو رکعت نماز پڑھو" جب میں نماز  
 سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے اوٹ  
 کی قیمت ادا کر دی میں قیمت لے کر چلا  
 آپ نے پھر مجھے بلایا۔ میں ڈرا کہ میرا  
 اوٹ واپس کر دیا جائے گا اور وہ اوٹ  
 مجھے بہت ہی ناپسند تھا۔ مگر میں آیا تو  
 آپ نے فرمایا اوٹ بھی لے جاؤ اور  
 اس کی قیمت تمہاری ہو چکی ہے۔ اسے  
 بھی لے لو۔



ایک دن رسول پاکؐ حضرت عمرؓ اور  
 ان کے بیٹے عبداللہؓ کہیں سفر میں  
 اونٹوں پر جا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ  
 کے بیٹے ایک نوجوان اونٹ پر سوار  
 تھے۔ وہ اونٹ بڑا شیر اور تیز تھا  
 سب سے آگے نکل جاتا تھا۔ حضرت  
 عمرؓ کو یہ اچھا نہ لگتا تھا کہ رسول پاکؐ  
 سے آگے کوئی چلے۔ حضرت عمرؓ بار بار  
 اپنے بیٹے کو ٹوکتے مگر اونٹ نہ رکتا تھا  
 رسول پاکؐ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا  
 ”اے عمرؓ تم اسے بیچتے ہو؟“ حضرت  
 عمرؓ نے کہا ”حضورؐ یہ آپ ہی کا ہے“  
 آپ نے فرمایا ”تہیں تم اسے میرے



ہاتھ بیچ دو، حضرت عمرؓ نے اُسے  
 رسولِ پاکؐ کے ہاتھ بیچ دیا۔ رسولِ پاکؐ  
 نے وہ اونٹ واپس حضرت عمرؓ کے  
 بیٹے کو دے دیا اور حضرت عمرؓ کے بیٹے  
 سے فرمایا: اے عبداللہؓ یہ اونٹ تمہارا  
 ہے اب جو تمہارا جی چاہے کرو۔  
 رسولِ پاکؐ کی سخاوت کی مثال اس  
 سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ حضرت  
 عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ سخت  
 بیمار تھے اور اسی بیماری میں اپنے مولیٰ  
 سے جا ملے۔ انھیں ونوں آپ کے  
 پاس کہیں سے کچھ روپیے آئے۔ آپؐ  
 نے وہ سب کے سب ضرورت والوں



اور محتاجوں کو دے دئے مگر کچھ روپے  
 آپ کے پاس بچے رہے۔ جب تک آپ  
 نے انھیں بھی نہ بانٹا آپ کو نیند نہ آئی۔  
 ان روپیوں کو بانٹنے کے بعد آپ آرام  
 سے سوئے گا



## ۹۔ اِضَافَات

رسولِ پاکؐ پیغمبر ہونے سے پہلے  
 ہی سارے مکہ میں اِضَافَات کرنے میں  
 مشہور تھے۔ مکہ بھر میں الامین (ابن ابی  
 واد) اور اِضَافَات کرنے والے مشہور تھے  
 مکہ میں جب کسی میں جھگڑا ہوتا تھا تو  
 آپؐ فیصلہ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ  
 والوں نے خانہ کعبہ کو پھر سے بنایا۔  
 خانہ کعبہ میں بہت پرانا پتھر ہے۔ جس  
 کا نام حجرِ اسود (کالا پتھر) ہے۔ یہ پتھر  
 اصل میں اس زمانے سے پہلا تھا۔



جب حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بنایا  
تھا۔ اس وجہ سے یہ پتھر مسلمانوں کے  
لئے بڑا برکت والا اور تاریخی ہے۔

جب خانہ کعبہ بن چکا تو حجر اسود کو  
اس کی جگہ پر رکھنے میں مختلف قبیلوں  
کے سرداروں میں جھگڑا ہو گیا۔ اور آخر  
فیصلہ ہوا کہ جو آدمی کل صبح سب سے  
پہلے خانہ کعبہ کے صحن میں آئے۔ اس  
کو فیصلہ کرنے والا مانا جائے گا خدا کا  
کرنا ایسا ہوا کہ دوسرے دن رسول پاکؐ  
سب سے پہلے خانہ کعبہ کے صحن میں  
داخل ہوئے سارے سردار بول اٹھے  
لو۔ الامین آیا، انھوں نے رسول پاکؐ کو



پہنچ بنایا۔ آپ نے بہت ہی اچھا فیصلہ  
 کیا جن سے سارے لوگ خوش ہوئے۔  
 رسول پاک نے یہ طے کیا کہ ایک  
 چادر مشکواتی اور حجر اسود کو اٹھاپہ رکھ  
 دیا اب آپ نے سب سرداروں سے  
 کہا کہ چادر کا ایک ایک کونہ پکڑو اور پتھر  
 اٹھا کر اس کی جگہ رکھ دو سب سرداروں  
 نے خوشی خوشی حجر اسود کو اس کی جگہ پر  
 رکھا اور رسول پاک کے فیصلہ کی تعریف  
 کرنے لگے۔

رسول پاک انصاف کے معاملے میں  
 کسی کی رعایت نہ کرتے تھے۔ چاہے آپ کا  
 عزیز سے عزیز کیوں نہ ہو۔ اس وجہ سے



مکہ اور مدینہ کے لوگ جو آپ کو نبی نہ مانتے تھے وہ بھی آپ ہی سے فیصلہ کراتے تھے۔ ایک دن ایک یہودی اور ایک نام کے مسلمان میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ غلطی نام کے مسلمان کی تھی۔ یہودی کہتا تھا نہیں۔ چلو رسول پاک سے فیصلہ کرائیں اور نام کا مسلمان کہتا تھا نہیں۔ یہودیوں کے سردار کے پاس چلیں اس وجہ سے کہ وہ لوگوں سے روپے

لے نام کے مسلمان سے مطلب یہ ہے کہ وہ نظام میں تو اپنے آپ کو مسلمان بتاتے مگر دل میں اسلام کے دشمن تھے۔ ایسے لوگوں کو قرآن نے منافق کا نام دیا ہے۔



لے کر ان کے حق میں فیصلہ کرتا تھا۔  
 یہودی نہ مانا۔ آخر دونوں رسولِ پاکؐ  
 کے پاس آئے رسولِ پاکؐ نے بالکل  
 ٹھیک فیصلہ کیا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک عورت  
 چوری میں پکڑی گئی، رسولِ پاکؐ کے  
 پاس لوگ فیصلہ کے لئے آئے۔ اس  
 عورت پر چوری ثابت ہو گئی۔ آپؐ نے  
 اسلامی قانون کی رو سے اس کا ہاتھ  
 کاٹنے کا حکم دیا۔ بڑے بڑے سرداروں  
 نے چاہا کہ یہ بڑے گھرانے کی عورت  
 ہے اس کی سفارش کر کے اسے بچالیں  
 ایک مسلمان سفارش کرنے کے لئے آیا۔



آپ نے فرمایا وہ تم اللہ کی سقتر کی ہوتی  
 باتوں میں سفارش کو دخل دیتے ہو،  
 اس کے بعد آپ اُسٹھے ایک زور دار  
 تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:-

”لوگو! تم سے پہلے قومیں اس لئے  
 تباہ ہوئیں کہ جب ان میں کوئی بڑا  
 خاندانی آدمی چوری کرتا تھا تو لوگ اسے  
 چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب کوئی کمزور چوری  
 کرتا تھا تو اسے سزا دیتے تھے۔ خدا گواہ  
 ہے اگر مجھ کی بیٹی رفاطمہ بھی چوری کرتی  
 تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جاتا، غرض کہ  
 رسول پاک سے بڑھ کر ٹھیک فیصلہ کرنے  
 والا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اسی وجہ



سے مکہ کے رہنے والے اور مدینہ کے  
 بسنے والے آپ کے چالی دشمن ہونے پر  
 آپ ہی سے جھگڑوں کے فیصلے کرانے  
 تھے۔ آپ کے فیصلے ایسے اچھے ہوتے تھے  
 کہ جھگڑنے والوں کو اطمینان ہو جاتا تھا۔  
 آپ اللہ میاں کے اس حکم پر عمل کرتے  
 تھے کہ اے محمد! اگر تو ان غیر مسلموں میں  
 فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر بیشک  
 اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔



## ۱۰۔ انکسار

لوگ جتنے بڑے ہوتے ہیں اتنا ہی  
ان میں غرور کم ہوتا ہے۔ وہ اپنے  
آپ کو دوسروں سے کم سمجھتے ہیں۔ رسولِ  
پاکؐ جو ساری دُنیا کے انسانوں سے  
افضل تھے۔ سب سے زیادہ مُنکسر  
مزاج تھے۔ تم پوچھو گے کیسے؟ لو ہم  
تمہیں بتائے دیتے ہیں۔ رسولِ پاکؐ  
تمام آدمیوں سے محبت کرتے تھے۔  
سوچو تو بھلا جو آدمی دوسروں سے محبت  
کرے وہ غرور کیسے کرے گا۔ رسولِ پاکؐ



کو اپنے ساتھیوں سے محبت تھی اور  
 آپ کے ساتھ ان کو عقیدت تھی آپ  
 اپنے ساتھیوں کے ساتھ انکسار سے  
 پیش آتے تھے اور آپ کے ساتھی  
 آپ سے ادب اور عزت سے آپ  
 کبھی کوئی ایسی بات نہ کرتے تھے  
 جس سے غرور ظاہر ہوتا ہو۔

آپ ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ  
 مل جل کر اس طرح کام کرتے تھے کہ  
 اپنے آپ کو ان میں ممتاز نہ ہونے  
 دیتے تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں کو  
 اس بات سے روکتے تھے کہ  
 آپ کو کسی کچھلے پیغمبر سے بڑھ کر



سمجھیں۔ آپ نے فرمایا کسی کو یہ بھی  
 نہ کہنا چاہیے کہ میں متی کے بیٹے  
 یونسؑ را ایک رسول گذرے ہیں، سے  
 بہتر ہوں اور جس کسی نے یہ کہا کہ متیؑ  
 کے بیٹے یونسؑ سے بہتر ہوں اس نے  
 غلطی کی، " حالانکہ آپ تمام رسولوں کے  
 سردار ہیں مگر انکسار کی وجہ سے اپنے کو  
 کسی سے زیادہ مرتبہ والا بتانا بھی پسند  
 نہ فرماتے تھے۔

ایک دن مدینہ میں ایک یہودی  
 آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: "رسول  
 خدام تیرے ساتھیوں میں سے ایک  
 نے میرے منہ پر تھپڑ مارا، آپ نے



پوچھا: "کس نے؟" اس یہودی نے  
 کہا: "ایک مسلمان نے" آپ نے  
 اُسے بلایا اور پوچھا کیا تو نے اسے  
 مارا ہے؟" اس نے عرض کیا: "جی  
 ہاں! میں نے اسے بازار میں قسم  
 کھاتے سنا۔ اس نے قسم کھائی دو قسم  
 ہے اس ذات کی جس نے موسیٰؑ کو  
 پیغمبر کو تمام دنیا میں ساری مخلوق  
 پر فضیلت دی" اس بات پر مجھے  
 غصہ آیا۔ میں نے کہا: "اے ناپاک!  
 کیا محمدؐ پر بھی؟" اور میں نے اس کے  
 منہ پر تھپڑ مارا آپ نے فرمایا: "تم  
 لوگ مجھے پیغمبروں پر برتری مسند دو"



ایک مرتبہ آپ نے مسلمانوں کو  
 اچھی باتیں بتاتے ہوئے اپنے متعلق  
 فرمایا: تم میری تعریف بڑھا چڑھا کر  
 مت کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت  
 عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا میں  
 تو اللہ کے بندوں میں سے ایک  
 بندہ ہوں اس لئے مجھے اللہ کا بندہ  
 اور اس کا رسول کہا کرو۔  
 اس سے بڑھ کر آپ کے انکسار  
 کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس  
 روز آپ مکہ فتح کر کے شہر میں داخل  
 اورے تھے تو انکساری کی وجہ سے  
 آپ اپنا سر نیچے کئے ہوتے تھے۔ آپ



ایک اونٹ پر سوار تھے آپ اکیلے  
 بھی نہ تھے بلکہ آپ کے پیچھے آپسے  
 کا ایک ساتھی بھی تھا چاہیے تو یہ  
 تھا کہ فاتحوں کی سی شان سے کسی تیز  
 رفتار گھوڑے پر سوار ہوتے۔ ہاں اگر  
 کوئی اور ہوتا تو ایسا ہی کرتا مگر ہمارے  
 تمہارے پیارے محمد خدا کے آخری  
 پیغمبر اس بات کو کب پسند کرتے تھے؟



# اللہ رحمہ و کرم

رحمت، محبت اور شفقت آپ سے  
 پڑھ کر کون کرے گا؟ آپ کی محبت تمام  
 جانداروں کے لئے تھی۔ انسانوں کے  
 علاوہ آپ بے زبان جانوروں پر بھی  
 رحم کرتے تھے آپ نے اپنے ہاتھ  
 والوں کو سمجھایا کہ وہ ایک عورت کو دوزخ  
 کی سزا اس لئے دی گئی تھی کہ وہ ایک  
 بچی کو بھونکا باندھ رکھا کرتی تھی اور ایک  
 آدمی کو جنت میں اس لئے بھیجا گیا کہ  
 اس نے ایک پیاسے گتے کو اپنا موزہ



اٹار کر اس سے کنویں میں سے پانی  
 نکال کر پلایا " عرب میں بہت سی رسمیں  
 ایسی تھیں کہ بچارے جانوروں کو بڑی  
 طرح تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ آپ نے  
 ان سب رسموں کو مٹا دیا۔ آپ چھوٹے  
 بچوں پر بڑی شفقت کرتے تھے۔ چھوٹے  
 چھوٹے بچوں کو گود میں لے کر پیار  
 کرتے تھے۔ بچوں والی عورتیں مسجد میں  
 نماز پڑھنے آتیں اور بچوں کے رونے  
 کی آواز آتی تو آپ نماز جلدی سے ختم  
 کر دیتے۔

عورتوں کی اس زمانہ میں کوئی  
 عزت نہ تھی۔ آپ نے یہ کہہ کر کہ



”بہشت ماں کے پیر کے نیچے ہے“  
 عورتوں کی عزت لوگوں کے دلوں میں  
 بٹھادی۔ جو جو دکھ بچاری عورتوں کو  
 دئے جاتے تھے وہ سب آپ نے  
 دور کر دئے۔ بیوی کے خاوند پر حقوق  
 بتائے اور ٹیک آدمی اس کو کہا جو اپنے  
 بیوی بچوں کے ساتھ اچھی طرح پیش  
 آئے۔ آپ نے فرمایا ”تم میں سب  
 سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا  
 برتاؤ کرتا ہے“

عرب میں لونڈی اور غلاموں کو  
 بہت حقیر و ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ آپ  
 نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا کہ ”جو کھانا



تم کھاؤ وہ غلاموں اور لونڈیوں کو کھلاؤ  
 جو کپڑے تم پہنو وہ اٹھیں بھی پہناؤ۔  
 ایک مرتبہ رسولِ پاکؐ نے دیکھا کہ  
 ایک چھوٹی عمر کا غلام بھاری بوجھ لئے  
 جا رہا ہے آپؐ کو بڑا رحم آیا اس کا بوجھ  
 آپؐ نے اٹھایا جہاں اس کو پہنچانا تھا  
 وہیں پہنچا دیا اور اس بچے سے کہہ دیا  
 : اے بچے محمدؐ کو ہمیشہ اپنے دکھ میں  
 یاد کر لیا کرو۔“

ایک دفعہ مدینہ میں کسی یہودی کا ایک  
 غلام بہت بیمار تھا۔ آپؐ اسے دیکھنے  
 گئے تو بہت اندھیرا تھا وہ غلام کپڑا اور  
 لیٹا تھا۔ رسولِ پاکؐ کی آواز سن کر



اس نے کہا کہ وہ کیا میرے مالک نے  
 کسی کو میری مدد کے لئے بھیجا ہے؟  
 آپ رات بھر اس بیمار غلام کے پاس  
 رہے آپ کا دل محبت، شفقت، رحم  
 اور ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ کیوں  
 نہ ہوتا آپ کو اللہ میاں نے دنیا جہان  
 کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔



## ۱۲۔ سچائی

رسول پاکؐ سچے تھے۔ آپؐ سچوں  
 کے سرور تھے۔ آپؐ نے کبھی جھوٹ  
 نہیں بولا آپؐ کے سخت دشمن بھی  
 آپؐ کو سچا مانتے تھے۔ جب اللہ  
 نبیاں نے رسول پاکؐ کو حکم دیا کہ  
 مکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف  
 بلاؤ آپؐ نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر  
 پکارا "اے قریش! جب سارے لوگ  
 ایک جگہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے  
 ان سے پوچھا "اگر میں تم سے



یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک  
 بڑا شکر پڑاؤ ڈالے پڑا سے تو کیا  
 تم مان لوگے؟ سب لوگوں نے ایک  
 زبان ہو کر کہا: ہاں! کیونکہ ہم نے  
 آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا  
 پھر آپ نے انھیں اسلام کی باتیں  
 بتائیں۔

ایک دن ابو جہل آپ کی خدمت  
 میں آیا اور کہا ہم تیری سچائی کو تھوڑا  
 ہی جھٹلاتے ہیں ہم تو اس مذہب کو  
 جھٹلاتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو! ایک  
 دن ایک عرب نے ابو جہل سے پوچھا  
 ”ہیں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں



یہاں ہم دو کے سوا اور کوئی ہماری  
 بات سننے والا نہیں ہے تو مجھے سچ  
 سچ بتادے کہ محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟  
 ابوہریرہ نے جواب دیا "خدا گواہ ہے،  
 محمدؐ ہمیشہ سچ بولتا ہے اور کبھی جھوٹ  
 نہیں کہتا"

مکہ کے سرداروں میں سے ایک  
 سردار تھا۔ وہ ایک دن مکہ کے سرداروں  
 سے کہنے لگا "یارو! تم یہ بات سوچو  
 جو تمہارے لئے بڑی مشکل ہے۔ محمدؐ  
 جب چھوٹا سا لڑکا تھا مکہ بھر میں سچا  
 اور امانت دار مشہور تھا اب جب کہ  
 اس کی داڑھی کے بال سفید ہو گئے اور



وہ تم سے یہ باتیں کہتا ہے جو تم کو  
 ابھی نہیں لگتی ہیں تم اسے جاوگر  
 کہتے ہو، خدا جانتا ہے وہ جاوگر  
 نہیں ہے تم کہتے ہو وہ پاگل ہے  
 وہ پاگل بھی نہیں تم کہتے ہو وہ شاعر  
 ہے وہ شاعر بھی نہیں کیونکہ میں شاعری  
 جانتا ہوں۔ اے قریش کے لوگو!  
 تم اس بات پر غور تو کرو!

رسولِ پاک اپنے ساتھیوں سے  
 فرماتے رہتے تھے "سچے بنو کیونکہ  
 جب آدمی سچا ہوتا ہے تو نیکی کرتا  
 ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو ایمان  
 کا نور پیدا ہوتا ہے جس میں ایمان



ہوتا ہے وہ بہت کہیں داخل ہوتا  
 ہے ایک مرتبہ رسولِ پاکؐ مسلمانوں کو  
 اچھی باتیں بتانے ہوئے فرما رہے تھے  
 ”خبردار! ہمیشہ سچے رہو خواہ تم کو سچائی  
 میں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے  
 سچائی ہی میں نجات ہے“



## سزا رسول پاک کی محبت اور ہم مسلمان

ہم مسلمانوں کو ہمیشہ اس بات پر  
 فخر رہا ہے کہ ہم کو اپنے رسول سے  
 ایسی محبت ہے جو کسی قوم کو اپنے  
 پیغمبر سے نہیں ہو سکتی رسول پاک  
 کے ساتھی جس طرح آپ سے محبت  
 کرتے تھے اس کی مثال ملنا ناممکن  
 ہے اللہ مہیاں کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر  
 تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو  
 رسول پاک کی پیروی کرو اللہ تم سے  
 محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔



شروع زمانے کے مسلمان رسول پاکؐ  
 سے ایسی محبت کرتے تھے کہ اپنے  
 رشتہ داروں سے بھی کوئی کیا کرتا ہوگا  
 آپ کے قدموں پر جانیں قربان کرنے  
 کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ آپ  
 کے محبت بھرے حکموں کے پورا  
 کرنے کے لئے ایک دوسرے سے  
 آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے  
 تھے۔ آپ سے جو محبت مسلمان عرووں  
 بچوں اور عورتوں کو تھی اس کے سینکڑوں  
 واقعے ہیں۔ خیر یہاں ہم تمہیں ایک  
 مسلمان عورت کا قصہ سناتے ہیں۔  
 ایک لڑائی میں افراد اڑی کہ رسول پاکؐ



شہید ہو گئے۔ یہ خبر ایک مسلمان عورت  
 کو معلوم ہوئی وہ دیوانوں کی طرح دوڑتی  
 ہوئی مسلمانوں کے لشکر میں پہنچی لوگوں  
 سے لڑائی کا حال پوچھنے لگی، اس عورت  
 کا باپ، بھائی، شوہر اور بیٹا اس لڑائی  
 میں شریک ہوئے تھے۔ وہ سب کے  
 سب شہید ہو گئے تھے۔ کسی نے اس  
 سے کہا: تیرا باپ شہید ہو گیا۔ کوئی  
 بولا: تیرا شوہر بھی شہید ہو گیا۔ اور کسی نے  
 بتایا: تیرا بیٹا بھی شہید ہو گیا۔  
 وہ بہادر عورت یہ سن کر بار بار  
 یہی پوچھتی رہی کہ وہ ہمارے آقا یعنی پیارے  
 رسول پاکؐ کیسے ہیں لوگوں نے اُسے



بتایا، حضورِ خیریت سے ہیں جب آپ کے پاس آئیں اور آپ کا نورانی چہرہ دیکھا تو پکار اٹھیں درجب آپ سلامت ہیں تو ساری مصیبتیں کچھ نہیں۔“

رسولِ پاکؐ کے ایک ساتھی تھے جن کا نام نجیبؓ تھا۔ دشمنوں نے دھوکے سے پکڑ کر مکہ کے پجاریوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ مکہ والوں نے یہ طے کیا کہ انھیں پھانسی کی سزا دی جائے۔

ایک دن ان کی پھانسی کا ٹھنڈا ہوا پھانسی کا تماشا دیکھنے کے لئے بہت سے سارے مکہ کے پجاری اکٹھے ہوئے۔ نجیبؓ پھانسی پر لٹکاتے گئے چاروں



طرف دشمنوں نے انھیں نیرے مارنے  
شروع کر دئے۔

ایک بدتمیز بھاری نے تجبیبؓ سے  
پوچھا بتاؤ اب تو تم بھی پسند کرتے  
ہو گے کہ محمدؐ پیش جانے اور تم چھوٹ  
جانو، تجبیبؓ نے بڑے جوش سے جواب  
دیا وہ خدا جانتا ہے میں تو یہ بھی پسند  
نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے  
لئے میرے پیارے نبیؐ کے پاؤں میں  
کوئی کانٹا بھی چبھے۔



آج اس گئے گزرے زمانے میں بھی  
 مسلمانوں میں شاید ہی کوئی آدمی ہو جس کو  
 آپ کی پیاری ذات سے محبت نہ ہو۔ مگر  
 آپ کی محبت صرف نام کی نہ ہونی چاہیے  
 بلکہ کام کی۔ آپ کی سچی محبت تو یہ ہے کہ  
 ہم آپ کے لئے ہوتے اسلام کو دنیا  
 پر اوروں تک پہنچائیں چلے ہم خود  
 اس پر عمل کر کے اچھے مسلمان بنیں۔ پھر  
 دوسروں کے سامنے اسلام رکھیں۔ جب  
 ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم کو رسول پاکؐ  
 سے محبت ہے اور ہم مسلمان ہیں۔







سولہ پانچ کے کیا کیا



وَيَذِكُرُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

(محمدؐ، لوگوں کو کتاب (قرآن) اور

حکمت (دین) سکھاتے ہیں



## ۱۔ توحید اور رسالت

رسولِ پاک کے نبی ہونے سے پہلے  
 ساری دُنیا میں گناہوں کا اندھیرا چھایا  
 ہوا تھا۔ خاص کر عرب میں تو بُرائیوں  
 کی کوئی حد نہ تھی۔ بتوں کو یہ پوجتے تھے  
 آپس میں یہ لڑتے تھے، زندہ لڑکیوں کو  
 زمین میں اپنے ہاتھوں سے یہ دفن  
 کرتے تھے۔ دُنیا بھر کی تمام بُرائیاں  
 کھنچ کر عرب میں آگئی تھیں۔ مصیبتوں  
 اور بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بتوں  
 کی پوجا کرتے تھے۔ ان کے ولوں میں



سورج، چاند، ستاروں وغیرہ کا خوف  
 چھایا ہوا تھا۔ اس وجہ سے یہ لوگ  
 ان چیزوں کے سامنے اپنا سر جھکاتے  
 تھے اور جب رسول پاکؐ نے انہیں  
 ان باتوں سے روکا تو سارا عرب آپؐ  
 کا جانی دشمن ہو گیا۔ مکہ والے آپؐ کے  
 خون کے پیاسے یہودی وغیرہ آپؐ کے  
 بیری پھر بھی ڈنٹیا ایک عجیب تماشا  
 دیکھتی تھے کہ عرب جیسے لمبے چوڑے ملک  
 میں تیس سال کے تھوڑے سے زمانے  
 میں آپؐ نے ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ کوئی  
 کوئی سے تو تہیہ کی آواز آنے لگی۔ یہ  
 رسول پاکؐ کی آسان اور سادہ تعلیم کا اثر تھا۔



اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ نے مسلمانوں کو کیا کیا سکھایا؟ اور کیا تعلیم دی رسولِ پاکؐ نے مسلمانوں کو ان پانچ باتوں کی تعلیم دی اور یہی باتیں اسلام کی بنیاد قرار دی گئیں۔

۱۔ توحید و رسالت، اللہ میاں کو ایک سمجھنا اور اس کے تمام رسولوں کو سچا ماننا۔

۲۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا۔

۳۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

۴۔ زکوٰۃ دینا۔

۵۔ خانہ کعبہ کاج کرنا۔

اسلام کے یہ پانچ رکن کہلاتے



ہیں۔ رسولِ پاکؐ نے پابندی کے ساتھ  
ان کو پورا کیا اور مسلمانوں کو ان کے  
پورا کرنے کی تاکید کی چنانچہ رسولِ پاکؐ  
نے اپنے آخری حج میں مسلمانوں کو  
بہ نصیحتیں کی ہیں ان میں ان پانچ باتوں  
کی تاکید کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ خدا  
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی  
ساجھی نہیں بادشاہی اور تعریف اسی  
کے لئے ہے وہی مارتا اور وہی جلاتا  
ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی  
اکیلہ معبود ہے۔

پھر آگے چل کر آپؐ نے فرمایا

”لوگو! خوب سن لو۔ اپنے پالنے والے کی



عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز پڑھو۔  
 سال بھر میں ایک مہینے رمضان کے  
 روزے رکھو مال کی زکوٰۃ نہایت خوشی  
 سے دیا کرو، اور خانہ کعبہ کا حج ادا کرو۔  
 لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے جااتا  
 ہوں اگر تم نے انھیں مضبوطی سے پکڑ لیا  
 تو گمراہ نہ ہو گے۔ دو چیزیں کیا ہیں؟ قرآن  
 مجید اللہ کی کتاب اور میری سنت؛ توحید  
 کہتے ہیں اللہ کو ایک ماننا اور اس کے  
 آگے سر جھکانا یہی اسلام ہے اور اسی  
 کے سکھانے کے لئے رسول پاک ص و نسیا  
 میں تشریف لائے تھے۔ لوگ نادانی اور  
 کم عقلی کی وجہ سے اللہ میںیاں کو چھوڑ کر



اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو جیسے سورج  
چاند، سمندر پہاڑ، دریا اور چکیے ستاروں  
کو ویو سمجھ کر ان کی پوجا کرنے لگے تھے  
ان چیزوں کے علاوہ انسان انسان کی  
پوجا کرتے تھے۔

کچھ لوگوں نے فرشتوں رسولوں کو  
اللہ میاں تک رسائی کا وسیلہ جان کر  
ان کی عبادت کرنا شروع کر دی تھی ان  
کے خوب صورت بت تراش کر رکھ لئے  
تھے۔ کچھ لوگ پیغمبروں اور بڑوں کی  
قبروں پر چڑھاوسے چڑھانے میں اللہ میاں  
کی خوشی خیال کرتے تھے۔

ان تمام خرابیوں کو مٹانے کے لئے



رسول پاکؐ تشریف لائے۔ آپؐ نے  
 ساری دنیا کو بتایا کہ وہ خدا ایک ہے اور  
 وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے  
 علاوہ کسی کو پرستش کے لائق نہ جانو  
 چاہیے۔ وہ فرشتے ہوں یا رسولؐ نبی ہوں  
 یا ولی یہ سب کے سب اللہ کی مخلوق  
 ہیں اللہ کے بندے ہیں۔ خدا کے سوا  
 کوئی روزی دینے اور نفع نقصان پہنچانے  
 کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہی سب کا  
 مالک ہے کوئی دوسرا اس کا ساتھی  
 نہیں نہ کوئی اس کا مددگار ہے نہ بیٹا  
 ہے نہ بھائی نہ ماں نہ باپ وہ اکیلا  
 معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔



قرآن پاک میں اللہ میاں نے رسول  
 پاک کو توحید کی تعلیم اس طرح دی ہے  
 ”کہہ دے اے محمد! تمہارا اللہ تو بس  
 ایک ہے“ ایک دوسری جگہ قرآن میں اس  
 طرح بتایا گیا ہے ساری تعریف اللہ  
 کے لئے ہے جس کی نہ اولاد ہے، نہ  
 اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے  
 نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار  
 ہو۔ رسول پاک نے مسلمانوں کو اچھی  
 طرح بتا دیا ہے کہ ”خدا کے ساتھ  
 شریک کرنے سے بڑھ کر اور کوئی گناہ  
 نہیں ہے“

رسول پاک نے یہ بھی بتا دیا کہ اللہ



میاں کی طرف سے دُنیا میں پیغمبر اور  
رسول آتے رہے ہیں ان کا کام یہ تھا  
کہ لوگوں کو سیدھی راہ پر چلنے کی ہدایت  
کریں اور توحید کی تعلیم دیں۔

جب سے آدمی پیدا ہوئے ہیں  
اللہ میاں نے ہر ملک اور ہر قوم میں  
اپنے نبی بھیجے ہیں آخر میں جب ساری  
دُنیا ان رسولوں کی بتائی ہوئی باتوں کو  
بھلا بیٹھی تو اللہ میاں نے رسولِ پاکؐ کو  
ساری دُنیا کے لئے آخری نبی اور سارے  
رسولوں کا سردار بنا کر بھیجا آپ کے بعد  
نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی نیا دین  
نبوت اور دین پورا ہو چکا۔



جب تک ہم اللہ میاں کو ایک اور  
 اس کے رسولوں کو سچا اور اس کے  
 آخری رسول کو ساری دُنیا کا ہادی نہ مانیں  
 ہمارا ایمان ٹھیک نہ ہوگا۔ اس لئے  
 ہمارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی  
 توحید کے ساتھ تمام نبیوں کو سچا مانیں  
 اور ان سب پیغمبروں کے کام کو پورا  
 کرنے والا اور آخری نبی محمدؐ کو مانیں اور  
 ان کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں، تب  
 جا کر ہم سچے مسلمان اور رسولِ پاکؐ کے  
 ماننے والے کہلائیں گے۔  
 اللہ میاں کو ایک ماننے، اس کے  
 رسولوں کو سچا ماننے اور اس کے



پیارے رسولؐ کو آخری رسولؐ ماننے میں  
 ہماری ہی بھلائی ہے تم پوچھو گے کیسے؟  
 تو ہم بتاتے ہیں جو آدمی صرف ایک  
 خدا کو اپنا مالک اور معبود جانے گا  
 اس کے دل میں کسی کا ڈر نہ ہوگا وہ  
 خدا کے سوا کسی کا غلام نہیں بن سکتا  
 وہ بہادر ہوگا تم جانتے ہو بہادر آدمی  
 خود بھی خوش رہتا ہے اور دوسروں کو  
 خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ دنیا  
 میں اطمینان سے رہتا ہے۔

رسولوںؐ کو سچا ماننے سے یہ فائدہ  
 ہوگا کہ ان کی پاک زندگیوں کے نمونے  
 ہماری زندگیوں کو اچھا بنا دیں گے۔ رسولِ پاکؐ



جو آخری نبیؐ ہیں ان کی زندگی کو اپنے  
لئے نمونہ بنائیں گے تو ہم دنیا میں  
کامیاب ہو جائیں گے۔

---



## پابندی

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔  
 رسول پاکؐ پانچ وقت (صبح، ظہر، عصر،  
 مغرب اور عشاء) کی نماز خود بھی  
 پابندی سے پڑھتے تھے اور سب  
 مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کرنے  
 تھے۔ آپؐ اور آپ کے ساتھیوں کو  
 نماز پڑھنے میں بڑا لطف آتا تھا  
 اور آنا بھی چاہتے کہ نماز میں چپ  
 چاپ کھڑے ہو کر اللہ میاں سے باتیں  
 کرتے ہیں، شاید تم پوچھو کہ اللہ میاں



نماز کے وقت کہاں ہوتے ہیں ، ہم  
 بتاتے دیتے ہیں وہ ہر جگہ موجود ہیں  
 وہ ہم کو دیکھتے ہیں مگر ہم انہیں نہیں  
 دیکھ سکتے۔ رسول پاکؐ اور آپ کے  
 ساتھی نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کو  
 اور کسی چیز کی خبر نہیں رہتی تھی۔  
 تم پڑھ چکے ہو کہ رسول پاکؐ نے  
 آخری حج میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی  
 سخت تاکید کی پانچوں وقت کی نماز  
 جماعت کے ساتھ پڑھنے کی بڑی خوبیاں  
 بیان فرماتے تھے جب آپؐ دنیا سے  
 رخصت ہو رہے تھے اس وقت آپؐ  
 کی مبارک زبان پر یہ لفظ تھے نماز!



نماز! اور غلاموں کے حقوق!

نماز پڑھنے کے بڑے بڑے فائدے

یہ ہیں۔ نماز پڑھنے والا ہمیشہ صاف

سٹھرا رہتا ہے نماز پڑھنے والے کا

جسم صاف رہتا ہے کیونکہ ہر نماز کے

لئے وضو کرنا پڑتا ہے جو آدمی صاف

سٹھرا رہتا ہے اسے کوئی بیماری نہیں

ہوتی۔ نماز پڑھنے والے کے کام میں

برکت ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے سے

آدمی وقت کی پابندی سیکھتا ہے ایک

امام کے پیچھے امیر، غریب، جوان، بوڑھے

اور بچے قبلہ رخ ہو کر کچھ ایسی ادا

سے کھڑے ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے پر



بہت اثر ہوتا ہے۔

صفوں میں مسلمان اس شان سے  
 کھڑے ہوتے ہیں کہ صفیں بالکل تیر کی  
 طرح سیدھی ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ  
 اللہ میاں کی فوج کندھے سے کندھا  
 ملاتے پرا جماتے کھڑی ہے نماز میں  
 امیر، غریب، بوڑھا، جوان اکٹھے کھڑے  
 ہوتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں میں  
 محبت ہمدردی اور مساوات پائی جاتی  
 ہے۔ سچے مسلمانوں کے دلوں میں  
 ایک دوسرے کی محبت اور پیار ہوتا  
 ہے اس لئے رسول پاکؐ نے تاکید  
 فرمائی ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں



میل کر جماعت کے ساتھ پڑھیں۔  
 نماز میں جتنی دُعائیں ہیں ان سب  
 میں اللہ میاں کی تعریف اور بڑائی ہو  
 ہم اللہ میاں کی نعمتوں کا شکر ادا  
 کرتے ہیں اپنی اور دوسروں کی بھلائی  
 کے لئے دُعائیں مانگتے ہیں، اللہ میاں  
 کی بڑائی کا وصیان ہر وقت دل میں  
 رکھتے ہیں۔ تاکہ اسلام کا پہلا سبق :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ہمیشہ یاد رہے پھر جب نماز ختم کر کے  
 سلام پھیرتے ہیں تو سلامتی اور امن  
 کی دُعا مانگتے ہیں۔ نیکی اور بھلائی کی  
 دُعا مانگتے ہیں مگر یہ دُعا صرف اپنے



لئے نہیں ہوتی سب مسلمانوں کے لئے  
 ہوتی ہے وہ دُعا عام طور پر یہ ہوتی  
 ہے " اے ہمارے رب ہمارے  
 دین اور دُنیا کو اچھا بنا۔ خدا ہم سب  
 کو نماز کا پابند بنائے۔  
 آمین!



## ۳۔ رمضان کے روزے

رسول پاکؐ کے ذریعہ اللہ مہیاں  
 نے قرآن میں مسلمانوں کو رمضان کے  
 روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں  
 سے جن کو رمضان کا مہینہ ملے وہ  
 پورے رمضان کے روزے رکھے  
 دوسری جگہ ہے "تم پورے روزہ رکھنا  
 فرض کیا گیا" ایک اور جگہ قرآن میں  
 اس طرح حکم ہے "روزے رکھنا  
 تمہارے لئے بہت مفید ہیں"  
 رسول پاکؐ رمضان کے روزے



خود رکھتے تھے۔ اور اپنے ماننے والوں کو پابندی سے روزہ رکھنے کی تاکید کرتے تھے۔ رمضان کے علاوہ یوں بھی اکثر آپ روزے رکھتے تھے لیکن آپ اپنے ساتھیوں کو رمضان کے علاوہ کثرت سے روزہ رکھنے کی ممانعت کرتے تھے۔

روزے رکھنے کے بڑے بڑے فائدے ہیں ان میں سے تھوڑے سے ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ روزے رکھنے والے کی صحت اچھی رہتی ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کبھی کبھی طبیب یا حکیم اپنے



بیماریوں کو کھانے سے روکتے ہیں اس  
 لئے کہ کھانے سے ان کو نقصان پہنچتا  
 ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ رات دن آدمی  
 کھاتا رہتا ہے۔ پیٹ کو آرام کم ملتا  
 ہے اس لئے وہ ٹھیک کام نہیں  
 کر سکتا اگر اس کو کام سے روک دیا  
 جائے، اس کی مکان دور ہو جاتی ہے  
 اور پھر وہ صحیح طور پر کام کرنے لگتا ہے۔  
 روزے کی بھوک پیاس سے  
 امیر آدمیوں کو نفاس اور تازہ لوگوں  
 کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے  
 اور ان کے دل میں غریبوں کی مدد  
 کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر دیکھا



لکھا ہے کہ رمضان میں لوگ غریبوں  
 کی مدد زیادہ کرتے ہیں روزے رکھنے  
 سے آدمی کو اپنے اوپر اچھی طرح  
 قابو ہو جاتا ہے۔ اللہ عیال کی دمی  
 ہوتی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے غرض  
 کہ روزہ رکھنے سے صحت اچھی رہتی  
 ہے اور آدمی اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے۔



## ۳۔ مال کی زکوٰۃ

رسولِ پاکؐ کے ذریعہ اللہ میاں نے مسلمانوں کو قرآن پاک میں اس طرح حکم دیا ہے: ”زکوٰۃ دیتے رہو“ دوسری جگہ قرآن پاک میں اس طرح ہے: ”کھیتوں کے سگانے اور پھلوں کے توڑنے کے دن خدا کا حق دے دیا کرو“ ایک اور جگہ قرآن میں رسول پاکؐ کو حکم دیا گیا ہے: ”ان کے مسلمانوں کے مال سے زکوٰۃ لیا کرو“ رسول پاکؐ امیر آدمیوں سے اس



حساب سے جو اللہ نے قرآن میں مقرر  
 فرمایا ہے، روپے لیتے تھے، بس یہی  
 زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کے روپے سے آپ  
 نے بیت المال یعنی اسلامی خزانہ قائم  
 کیا تھا اور اس روپے سے محتاجوں  
 اور مسکینوں کی جو کھانے کے قابل نہ تھے  
 مدد کرتے تھے۔ آپ غلاموں کو ان  
 کے مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیتے  
 تھے۔ ایسے قرضداروں کے قرض چمکا  
 دیتے تھے۔ جن میں قرض ادا کرنے  
 کی سکت نہ ہوتی تھی اسلام کے  
 دشمنوں سے جو مسلمانوں کے مٹانے  
 کے لئے بڑی بڑی فوجیں لے کر آتے تھے،



مقابلہ کرنے کے لئے ہتھیار اور سواریاں  
 خریدتے تھے اس کے علاوہ زکوٰۃ کا  
 روپیہ ملک کی اور ضرورتوں میں خرچ  
 ہوتا تھا۔

زکوٰۃ دینے میں سب سے بڑا  
 فائدہ یہ ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کو  
 جو مفلسی کے مارے پریشان اور  
 در بدر مارے پھرتے ہیں کھانے کو  
 مل جاتا ہے، اطمینان سے رہتے ہیں  
 اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملک بھر میں  
 خوشی اور آرام رہتا ہے جس مال  
 کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے اس میں برکت  
 ہوتی ہے جب غریبوں اور محتاجوں کو



کھانے کمانے ہوئے مال میں سے کچھ  
 حصہ ملتا ہے تو وہ اپنی ضرورتیں پوری  
 کر کے دعائیں دیتے ہیں۔ ان دعاؤں  
 کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اللہ میاں زکوٰۃ  
 دینے والوں کے مال میں برکت  
 دے دیتے ہیں ❖



## ۵۔ خانہ کعبہ کا حج

قرآن میں اللہ میاں نے رسول پاک کے ذریعہ مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ "اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جن کو سفر کرنے کی مقدرت ہو" دوسری جگہ قرآن میں اس طرح حکم ہے "اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو" تم پوچھو گے حج کے کئے ہیں؟ ہم بتاتے دیتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی چند اصولوں اور قاعدوں کے ساتھ



خاص زمانے یعنی حج کے مہینے میں  
 خاص جگہوں یعنی مکہ، عرفات وغیرہ  
 میں اللہ میاں کی عبادت کرنے کا  
 نام حج ہے۔ رسول پاکؐ نے امیر  
 مسلمانوں کو حج کرنے کی بڑی  
 تاکید کی ہے۔ آپؐ نے خود حج  
 کر کے مسلمانوں کے لئے نمونہ قائم  
 کر دیا۔ آپؐ کا آخری حج جس کے  
 بعد آپؐ نے وصال کیا بہت  
 مشہور ہے۔ اس حج میں ایک لاکھ  
 چوبیس ہزار مسلمان حاضر تھے یہ سب  
 بن سلعہ کپڑے ایک چادر کا تہمد  
 باندھے اور ایک چادر اوڑھے



تنگ سر اپنے رسولؐ کے ساتھ  
 مکہ سے باہر ایک بڑے میدان  
 میں جس کا نام عرفات ہو گویا  
 خدا کے سامنے کھڑے تھے۔ رسولؐ  
 پاکؐ اپنے ماننے والوں کو یہ بتا  
 رہے تھے: ”لوگو! جس طرح تم آج  
 کے دن اس مہینہ اور اس شہر کا  
 احترام کرتے ہو۔ اسی طرح ایک  
 دوسرے کے مال اور جان کو حرام  
 سمجھو۔ لوگو! خبردار میرے بعد گمراہ  
 نہ ہو جانا۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دوسرے  
 کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ۔ لوگو!  
 سن لو اپنے پروردگار کی عبادت کرو



پانچ وقت کی نماز پڑھو۔ سال بھر  
 میں ایک مہینہ کے روزے رکھو  
 سال کی زکوٰۃ نہایت خوشی سے دیا  
 کرو اور خانہ کعبہ کا حج بجا لاؤ  
 لوگو! میں تم میں دو چیزیں  
 چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم نے  
 انہیں مضبوطی سے پکڑ لیا تو  
 گمراہ نہ ہو گے وہ چیزیں کیا  
 ہیں؟ قرآن مجید، اللہ کی کتاب  
 اور میری رو سنت  
 اس کے بعد آپ نے مسلمانوں  
 سے پوچھا دو لوگو! تم سے خدا  
 میری نسبت پوچھے گا تو کیا جواب



دو گے؟ مسلمانوں نے جواب دیا  
 ” ہم کہیں گے کہ آپ نے  
 خدا کا آخری پیغام یعنی اسلام  
 ہم تک پہنچایا اور آپ نے اپنا  
 فرض پورا کر دیا۔“ تب آپ نے  
 آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور  
 زمین پر فرمایا: ” اے اللہ گواہ  
 رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! اے  
 اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! اسی  
 وقت قرآن کی ایک آیت اتری  
 جس کا مطلب ہے ” آج  
 میں نے تمہارے لئے تمہارا  
 دین پورا کر دیا اور اپنی نعمت کو



تم پر پورا کر دیا۔ اور تمہارے لئے  
 دین اسلام کو پسند کیا۔  
 حج کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ  
 دنیا بھر کے مسلمان آپس میں  
 ملتے ہیں ان کی جان چھپان  
 ایک دوسرے سے ہوتی ہے  
 ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے  
 واقف ہو جاتے ہیں۔ حج میں اسلام  
 کے بھائی چارے اور مساوات کا  
 تماشا دیکھنے کے قابل ہوتا ہے،  
 سارے حاجی امیر، غریب، جوان،  
 بوڑھے، مرد اور عورتیں مکہ کے باہر  
 عرفات کے میدان میں اکٹھے ہو جاتے



ہیں۔ سب بغیر سب سے کپڑے یعنی  
 ایک اہم ہند باندھے اور ایک  
 چادر اوڑھے ہوتے ہیں اور سب  
 کی زبانوں پر عربی کی ایک دعا  
 ہوتی ہے جس سے سارا  
 عرفات کا میدان گونج اٹھتا  
 ہے جس کا اردو میں مطلب  
 ہے "اے میرے مولا!  
 میں حاضر ہوں! اے میرے  
 مولا! میں حاضر ہوں! میں حاضر  
 ہوں!! تیرا کوئی ساتھی نہیں، میں  
 حاضر ہوں! نعمت اور ملک تیرے  
 ہی لئے، کوئی تیرا ساتھی نہیں"



# ہماری مطبوعہ

اسلام کے مشہور سپہ سالار قیمت حصہ اول کا چھٹا نمبر

اسلام کے مشہور امیر البحر قیمت ۳۳

اسلام کیسے شروع ہوا؟ قیمت ۳۳

اسلام کیسے پھیلا قیمت حصہ اول کا چھٹا نمبر

قرآن پاک کیا ہے؟ قیمت ۳۳

آزاد مصر قیمت آٹھ روپے

مفتی محمد عبدہ اور پان اسلام قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ

فاران لمیٹڈ  
پوسٹ بکس نمبر ۵۵ کراچی  
۳۱ - میرٹ روڈ

دوڑی پریس کراچی







☆ قرآن پاک کیا ہے ☆

اور اس نے کیا کر دکھایا؟

مصنفہ

عبدالواحد سندھی

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا پیغام ہے؟ وہ کس طرح نازل ہوا؟ آپس نے کس طرح انسان کو انسان بنایا؟ بڑے بڑے شاعر کس طرح اس کے آگے جھک گئے۔ ایک ایک آیت نے عربوں کی کس طرح کایا پلٹ دی۔ یہ سب آپ اس کتاب میں پڑھیں گے، جیسے مشہور مورخ عبدالواحد سندھی نے بڑی عرق ریزی سے اپنے مخصوص انداز میں لکھا ہے۔

تاریخی واقعات کی روشنی میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرآن نے دنیا کی حالت کو کس طرح تبدیل کر دیا اور دنیا کو مجبوراً اس پیغام (قرآن پاک) کی طرف آنا ہی پڑے گا۔

زبان سادہ، سلیس، آسان اور طرز ادا سلجھی ہوئی۔  
صفحات ۱۶۰ عمدہ لکھائی چھپائی،

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

اردو اکیڈمی سندھ سن کراچی



# رسولِ پاک

کون تھے؟

